ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

اپریل 2023ء

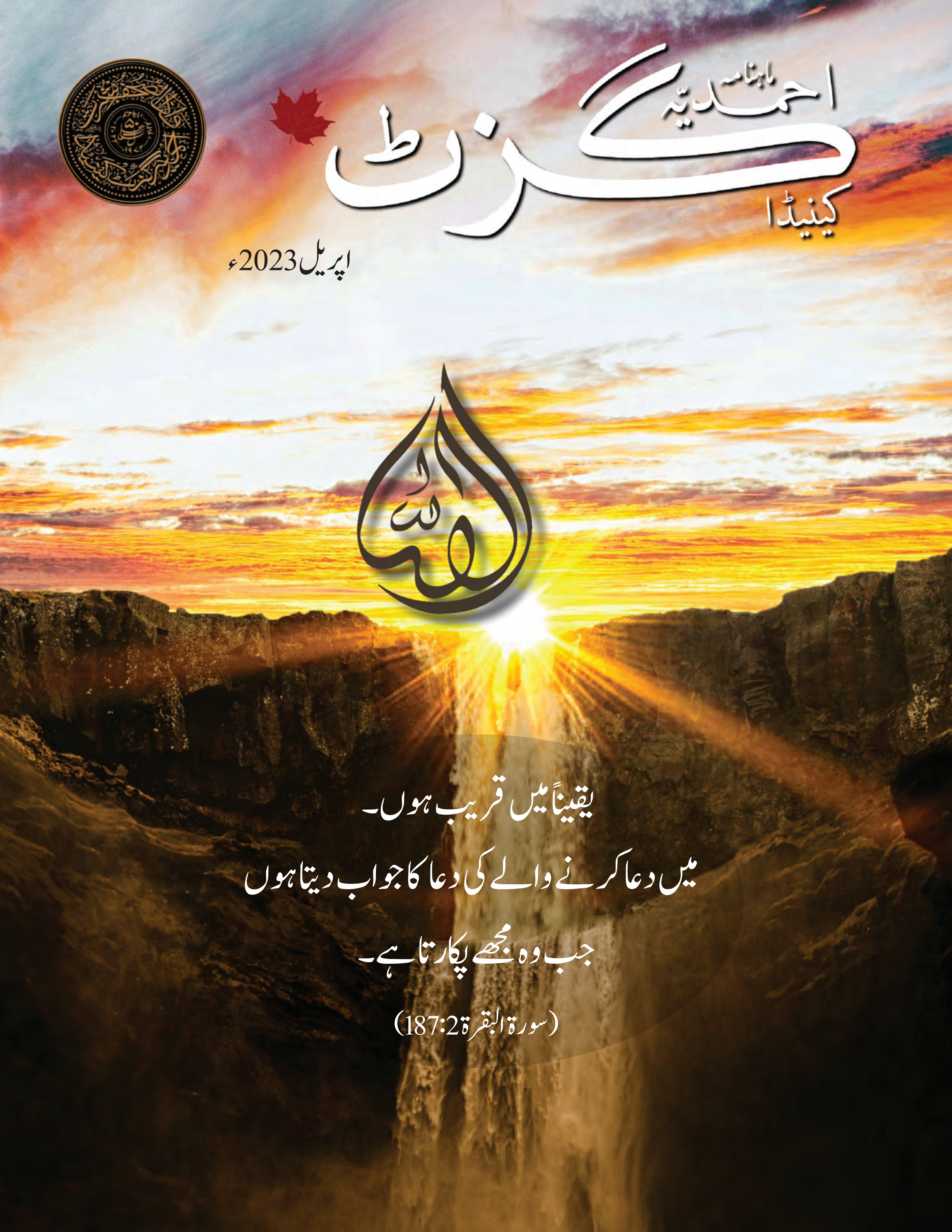

یقیناً میں قریب ہوں۔
میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں
جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2:187)

رمضان خدا تعالیٰ کو پانے کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم اس رمضان کو خدا تعالیٰ کو پانے کا ذریعہ بنائیں گے۔ اس کے حکموں پر چلنے کی بھر پور کوشش کریں گے۔ جیسے بھی حالات ہم پر گزریں، جتنا لمبا عرصہ بھی ہمیں جہاد کرنا پڑے اللہ تعالیٰ کے پیار اور قرب کو حاصل کرنے کے لیے ہم یہ جہاد کرتے چلے جائیں گے۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ اگر ایسی حالت ہم اپنے پر طاری کرنے والے بن جائیں تو قبولیتِ دعا کے معجزات بھی ہم دیکھنے والے ہوں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/ اپریل 2022ء مطبوعہ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 24/ اپریل 2022ء، صفحہ 7)

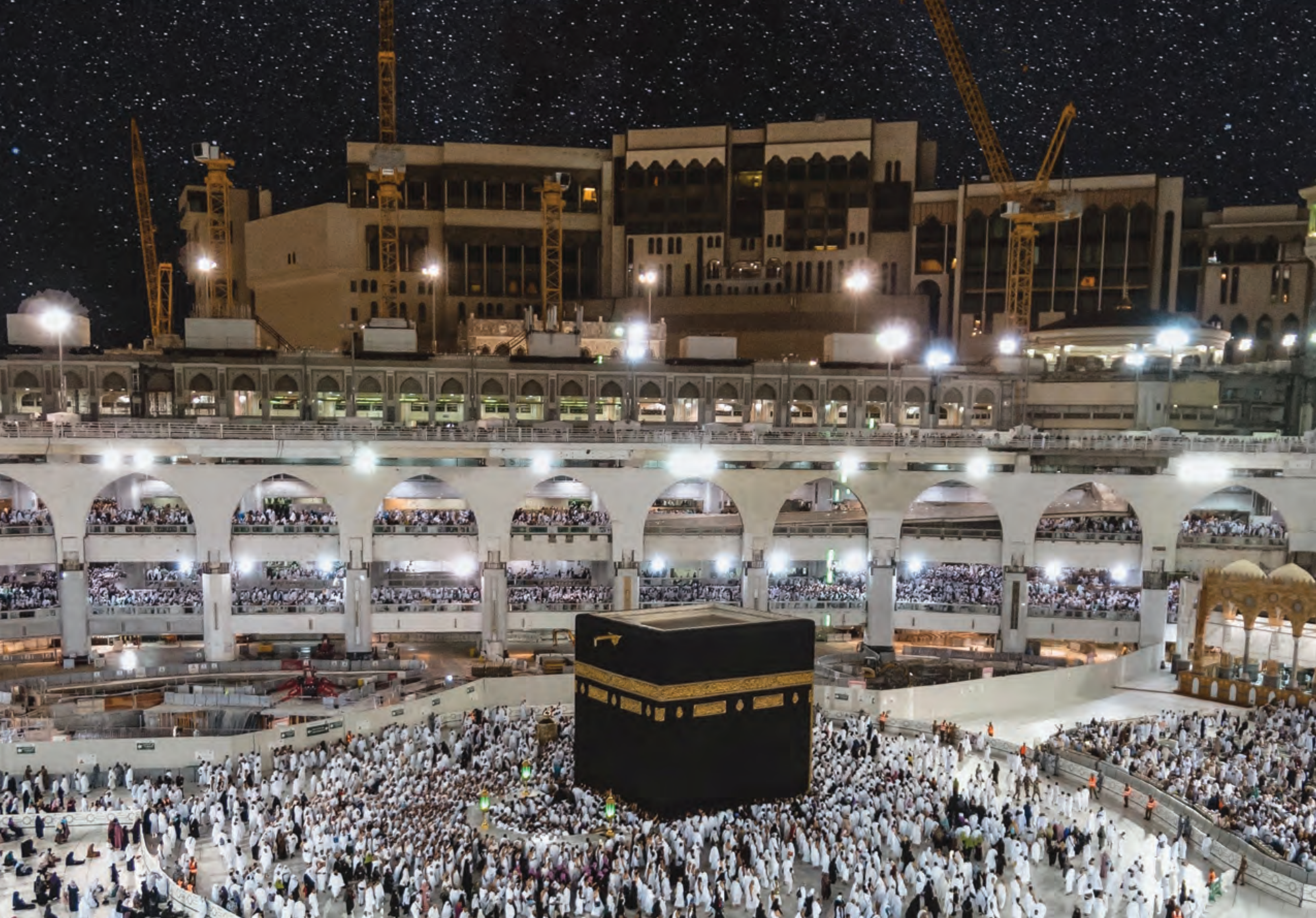

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اپریل 2023ء رمضان، شوال 1444 ہجری قمری جلد 52 شمارہ 4

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادی اور فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ از افاضاتِ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	12
★ رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم خالد محمود نعیم صاحب	13
★ روزہ لمبی عمر کا راز اور کینسر سمیت کئی بیماریوں کا علاج از مکرم مولانا انیس احمد ندیمؔ صاحب	14
★ گھروں میں کتّے رکھنا از محترم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	16
★ بھنگ (Marijuana) کے متعلق سیر حاصل گفتگو از مکرم ملک فضل مسعود صاحب	21
★ میرے خسر مکرم نذیر احمد صاحب خادمؔ مرحوم کا مختصر ذکرِ خیر از مکرم آفتاب انور صاحب	24
★ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی تقریبات کی چند جھلکیاں از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	26
★ تجارتی سیمینار : شعبہ صنعت وتجارت کینیڈا کی مختصر رپورٹ از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	31
★ بچّوں کا صفحہ	33
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	35

رابطہ : www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

(سورۃ البقرۃ 187:2)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِيْ:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں مَیں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ تم یوں دعا کرنا : اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے۔

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 321، مطبوعہ 2015ء)

دعاؤں کا مہینہ اور قبولیتِ دعا

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں کا مہینہ ہے

مؤرخہ 4/ جنوری 1901ء کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

”رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔... میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 83، مطبوعہ 2016ء)

قبولیتِ دعا

قبولیتِ دعا کے موضوع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت، فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قربِ الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا کہ

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ 187:2) اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ وَأَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ (سورۃ سبا 53:34)

یعنی جو مجھ سے دور ہو اس کی دعا کیوں کر سنوں۔ یہ گویا عام قانون قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا سن نہیں سکتا۔ وہ تو دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور ان ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ مگر یہاں انسان کو قربِ الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جیسے دور کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مجھ سے دور ہو جاتا ہے۔ جس قدر وہ دور ہوتا ہے اس قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے... جیسے میں نے ابھی کہا گو خدا عالم الغیب ہے، لیکن یہ قانون قدرت ہے کہ تقویٰ کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔“

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 79، مطبوعہ 2016ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ فروری 2023ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 03/ فروری 2023ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے، ہم پر کُفر کے فتوے لگانے والوں کو دکھانے کی ضرورت ہے کہ احمدی صرف پرانے قصّے ہی بیان نہیں کرتے بلکہ آج بھی زندہ کتاب اور زندہ رسول کے ماننے والوں پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اترنے پر یقین رکھتے ہیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 03/ فروری 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآنِ کریم کے فیوض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے فیوض اور برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانے میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسے آنحضرت ﷺ کے وقت میں تھا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ مَیں اس وقت اس ثبوت کے لیے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اپنی حمایت اور تائید کے لیے بھیجتا رہا ہے کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۞ (سورۃ الحجر 10:15)

بے شک ہم نے اس ذکر یعنی قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

پس اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کو قرآن کریم کی اشاعت اور حفاظت کے لیے بھیجا ہے۔ آپؑ کو وہ معارف سکھائے ہیں جو لوگوں سے پوشیدہ تھے۔ آپؑ قرآن کریم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے آئے ہیں۔

لیکن بدقسمتی سے نام نہاد علماء نے آپؑ کے دعوے کی ابتدا ہی سے مخالفت کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے اور کوئی عقل کی بات سننا بھی نہیں چاہتے اور عوام الناس کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ پاکستان میں وقتاً فوقتاً ان نام نہاد علماء کو اُبال اٹھتا رہتا ہے اور ان کے ساتھ سستی شہرت کے متلاشی سیاستدان اور اہل کار بھی مِل جاتے ہیں اور احمدیوں کو مختلف بہانوں سے مخالفت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے تحریف و توہینِ قرآن کے من گھڑت مقدمے احمدیوں پر بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے اور جو احمدی انہوں نے ظلم سے پکڑے ہوئے ہیں ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے ہی قرآنِ کریم کے معارف کا پتا ملتا ہے اور یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس کام کو دنیا میں سرانجام دے رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ارشادات اور تصانیف میں قرآن کریم کے مقام و مرتبہ کا جو عرفان پیش فرمایا ہے، آج وہ مَیں بیان کروں گا

آپؑ قرآن کریم کی کامل اور مکمل تعلیم کے متعلق ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن اپنی تعلیم میں کامل ہے اور کوئی صداقت اس سے باہر نہیں۔ ... لیکن ساتھ اس کے یہ بھی میرا اعتقاد ہے کہ قرآن کریم سے تمام مسائلِ دینیہ کا استخراج و استنباط کرنا اور اس کے مجملات کی تفاصیلِ صحیحہ پر حسبِ منشائے الٰہی قادر ہونا ہر ایک مجتہد اور مولوی کا کام نہیں بلکہ یہ خاص طور پر ان کا کام ہے جو وحی الٰہی سے بطورِ نبوت یا بطورِ ولایتِ عظمیٰ مدد دیے گئے ہیں۔

اس حوالہ سے کہ ہدایت کا اولین ذریعہ قرآن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں جو تمہاری ہدایت

کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہیں۔سب سے اوّل قرآن ہے جس میں خدا کی توحید اور عظمت اور جلال کا ذکر ہے اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔... قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ تم بجز خدا کے کسی کی عبادت نہ کرو۔... سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔... مجھے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے (الہاماً) اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ یعنی تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔

فرمایا کہ خدا نے تم پر بہت احسان کیا جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابلے پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

قرآن کریم کے خاتم الکتب ہونے کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا کر کے دکھایا اسے چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس امت کے لیے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن کریم کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے۔

فرمایا: اسلام کے مقاصد میں سے تو یہ امر تھا کہ انسان صرف زبان ہی سے وحدہ لاشریک نہ کہے بلکہ درحقیقت سمجھ لے اور بہشت اور دوزخ پر خیالی ایمان نہ ہو بلکہ فی الحقیقت اسی زندگی میں وہ بہشتی کیفیات پر اطلاع پالے اور ان گناہوں سے جن میں وحشی انسان مبتلا ہیں نجات پالے۔ یہ عظیم الشان مقصد اسلام کا تھا اور ہے، اور یہ ایسا پاک مطہر مقصد ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہیں کر سکتی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کو یہ معیار حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے، ہم پر کُفر کے فتوے لگانے والوں کو دکھانے کی ضرورت ہے کہ احمدی صرف پرانے قصّے ہی بیان نہیں کرتے بلکہ آج بھی زندہ کتاب اور زندہ رسول کے ماننے والوں پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اترنے پر یقین رکھتے ہیں۔ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آج بھی بولتا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفین، خاتم النبیین ہے۔ اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔

قرآن کریم پر ایمان کس قدر ضروری ہے اس حوالہ سے آپؑ فرماتے ہیں مَیں قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی پیروی سے ذرّہ ادھر اُدھر ہونا بے ایمانی سمجھتا ہوں۔ میرا عقیدہ یہی ہے کہ جو اس کو ذرّہ بھی چھوڑے گا وہ جہنمی ہے۔

قرآن کریم اور قانونِ قدرت کی ہم آہنگی کو بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: پاک اور کامل تعلیم قرآن کریم کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے۔ قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگزر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرینِ مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لیے فرماتا ہے۔ پس درحقیقت قرآن کریم خدا تعالیٰ کے اُس قانونِ قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔

فرمایا: سچا وہی مذہب ہے جو اس زمانے میں بھی خدا کا سننا اور بولنا دونوں ثابت کرے۔ غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔ خدا شناسی ایک نہایت مشکل کام ہے دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتا لگاویں۔ کیونکہ زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ترکیبِ محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیے۔ مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور 'ہونا چاہئے' اور 'ہے' میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ پس اس وجود کا واقعی طور پر پتا دینے والا صرف قرآن کریم ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ہر قوم اور ہر مذہب کے سرغنوں کو ہم نے دعوت دی ہے کہ وہ ہمارے مقابلے میں آ کر اپنی صداقت کا نشان دکھائیں۔ مگر ایک بھی ایسا نہیں کہ جو اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی نمونہ عملی طور پر دکھائے۔ ہم خدا تعالیٰ کے کلام کو کامل اعجاز مانتے ہیں اور ہمارا یقین اور دعویٰ ہے کہ کوئی دوسری کتاب اس کے مقابل نہیں ہے۔

حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں قرآنِ کریم کی تعلیم کا تورات و انجیل کے بالمقابل کامل اور منطقی ہونا ثابت کرنے کے بعد فرمایا کہ جرأت اور دلائل کے ساتھ تمام ادیان پر قرآن کریم کی برتری ثابت کرنا آپؑ کا اس وقت تھا جب اس ملک میں انگریزوں کی حکومت تھی۔ چرچ کا زور تھا۔ پھر بھی آپؑ نے قرآن کریم کی برتری کا کھلا چیلنج دیا اور کسی خوف کو بھی قریب نہ آنے دیا۔ کیونکہ آپؑ اللہ تعالیٰ کے وہ فرستادے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی غلامی میں بھیجا۔ یہی چیز ہم آپؑ کی تعلیم اور لٹریچر میں دیکھتے ہیں اور یہی وہ تعلیم ہے جسے جماعت احمدیہ آگے پھیلا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ پر الزام لگانے والے یہ کہتے ہیں کہ احمدی قرآن کریم کی تحریف اور توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

قرآن کریم کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں: قرآن شریف کا

مدِّنظر تمام دنیا کی اصلاح ہے اور اس کی مخاطب کوئی خاص قوم نہیں بلکہ کھلے کھلے طور پر بیان فرماتا ہے کہ وہ تمام انسانوں کے لیے نازل ہوا ہے اور ہر ایک کی اصلاح اس کا مقصود ہے۔

خطبہ کے اختتام پر حضورِ انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور برتری کے متعلق اور بھی کئی حوالے ہیں جو آئندہ کبھی بیان ہوں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ فروری 2023ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان

...جو شخص سچے طور پر خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم کی تعلیم پر کاربند ہو جائے تو اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10/ فروری 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات قرآن کریم کی عظمت اور اہمیت کے بارہ میں بیان کر رہا تھا۔ آج اس سلسلہ میں مزید کچھ پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر ملکہ کو اسلام کی تبلیغ کے لیے لکھی گئی اپنی تصنیف تحفہ قیصریہ میں قرآن کریم کے فضائل اور اہمیت کے بارہ میں فرمایا کہ قرآن کریم عمیق حکمتوں سے پُر ہے اور ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی سکھائی گئی ہے۔ بالخصوص سچے اور غیر متغیر خدا کو دیکھنے کا چراغ قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ دنیا میں نہ آیا ہوتا تو خدا جانے دنیا میں مخلوق پرستی کا عدد کس نمبر تک پہنچ جاتا۔ شکر کا مقام ہے کہ خدا کی وحدانیت جو زمین سے گم ہوگئی تھی دوبارہ قائم ہوگئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ کون تھا اُس زمانے میں جس نے اتنی جرأت کے ساتھ قیصرہ ہند کو یہ پیغام بھیجا اور اسلام کی تبلیغ کی ہو۔ آج یہی لوگ جن میں اتنی جرأت نہ تھی کہ اسلام اور قرآن کریم کی عظمت بیان کرتے۔ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ قرآن کریم کی توہین کر رہی ہے جب کہ غیر مسلم جو کہ قرآن کریم کی عظمت کا ردّ تو کر نہیں سکتے بلکہ ان کی حرکتیں دیکھ کر اسلام کی مخالفت میں اس قدر اندھے ہو گئے ہیں کہ اپنے دل کی تسکین کے لیے قرآن کریم کے نسخوں کو جلا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ جیسے کہ سویڈن اور سکینڈے نیوین ممالک میں اس قسم کے واقعات ہوئے ہیں۔ اگر مسلمان زمانے کے امام کو مان لیں اور قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کریں تو غیر مسلموں کو کبھی بھی اس طرح قرآن کریم کی توہین کی جرأت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی ان لوگوں کو عقل دے۔

قرآن کریم ہی اب ہدایت کا ذریعہ ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اسلام ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ جو شخص سچے طور پر خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم کی تعلیم پر کاربند ہو جائے تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نگاہوں سے ہزاروں پردوں میں ہے اُس کی شناخت کے لیے بجز قرآن کی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدا تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اس میں ایک برکت اور قوت جاذبہ ہے جو خدا کے طالب کو دم بدم خدا کی طرف کھینچتی ہے اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے۔ قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا کہ اس پُر حکمت علم کا بنانے والا کوئی ہونا چاہئے بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے کہ درحقیقت وہ موجود ہے۔ اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا کہ خدا واحد لا شریک ہے بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ واقعی طور پر اُس کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔

پھر قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ میں بیان فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں گے۔ عملی ترقی کے لیے اُن لوگوں کے راستے پر چلنے کی دعا ہے جو انعام یافتہ ہیں۔ نبی، صدیق، شہید اور صالحین ہیں اور جن کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا ہے۔

جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پوری طرح نشو ونما حاصل نہ کرے اُس کو پھل پھول نہیں لگ سکتے اسی طرح اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں تو وہ مُردہ ہدایت ہے۔قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے جس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجے کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اعمال شجرۂ طیب بنتے ہیں اور اُس کے اعمال پھل پھول لاتے ہیں۔قرآن کریم ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اُس وقت دنیا میں آئی تھی جبکہ بڑے بڑے فساد پھیلے ہوئے تھے اور بہت سی بد اعتقادیاں اور بد اعمالیاں رائج ہوگئی تھیں۔اس کی جانب اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنی تمام لوگ کیا اہل کتاب اور کیا دوسرے سب کے سب بدعقیدگیوں میں مبتلا تھے اور دنیا میں فسادِ عظیم برپا تھا۔پس اسی لیے خدا تعالیٰ نے تمام عقائد باطلہ کی تردید کے لیے قرآن کریم جیسی کامل کتاب ہماری ہدایت کے لیے بھیجی۔خاص کر سورۃ فاتحہ جو پنجوقت نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے،اس میں اشارے کے طور پر کُل عقائد کا ذکر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم ایک معجزہ ہے۔معجزہ ایک ایسی خارق عادت کو کہتے ہیں کہ فریق مخالف اس کے مقابل پر کوئی مثال پیش کرنے سے عاجز آجائے۔قرآن کریم کا معجزہ ملک عرب کے تمام باشندوں کے سامنے پیش کیا گیا لیکن عرب کے تمام باشندے اس کی نذیر پیش کرنے سے عاجز آگئے۔پس معجزے کی حقیقت سمجھنے کے لیے قرآن شریف کا کلام نہایت روشن مثال ہے۔اس کا کلام نہایت فصیح وبلیغ ہے۔یہ ایک ایسا لاجواب معجزہ ہے جو باوجود تیرہ سو برس گزرنے کے اب تک کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکا اور نہ کسی کو طاقت ہے جو کر سکے۔یہ معجزانہ پیشگوئیوں کو بھی معجزانہ عبارت کے طور پر بیان فرماتا ہے۔غرض اصلی اور بھاری مقصد معجزے سے حق اور باطل میں یا صادق اور کاذب میں ایک امتیاز دکھلانا ہے۔مذہب کی اصل سچائی خدا تعالیٰ کی ہستی کی شناخت سے وابستہ ہے۔سچے مذہب کے لیے ضروری ہے کہ اُس میں ایسے نشان پائے جائیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر قطعی اور یقینی دلالت کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو مذہب خدا شناسی کو چھوڑتا ہے وہ ایک مُردہ مذہب ہے جس سے کسی کو پاک تبدیلی حاصل نہیں ہوسکتی۔فرمایا کہ پھر اس بات کا کون فیصلہ کرے کہ اس کتاب میں عقلی باتیں جو لکھی ہیں وہ درحقیقت الہامی ہیں۔ہستی باری تعالیٰ پر وہ کب دلیل دے سکتی ہیں اور کب کسی طالب حق کا نفس اس بات پر پوری تسلی پا سکتا ہے کہ فقط وہی عقلی باتیں یقینی طور پر آیت خدا نما ہیں اور کب یہ اطمینان ہوسکتا ہے کہ وہ باتیں کلی طور پر غلطی سے پاک ہیں۔پس اگر مذہب صرف چند باتوں کو عقل یا فلسفے کی طرف منسوب کر کے اپنی سچائی کی وجہ بیان کرتا ہے اور آسمانی نشانوں اور خارق عادت اُمور کو دکھلانے پر قاصر ہے تو ایسے مذہب کا پیرو فریب خوردہ ہے اور وہ تاریکی میں مرے گا۔جب تک ایک مذہب اس بات کا ذمہ دار نہ ہو کہ وہ خدا کی ہستی کو یقینی طور پر ثابت کر کے دکھائے تب تک وہ مذہب کچھ چیز نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ مقام ہے جس کو حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔خدا کو نشانوں سے،ذاتی تعلق سے پہچانیں۔پھر اللہ تعالیٰ کی حقیقت انسان پر کھلتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسی مثالیں ہیں کہ غیر مذہب بلکہ لامذہب اور خدا کو نہ ماننے والوں کو بھی خدا کے وجود کا یقین دلایا گیا۔عقلی دلائل دیے گئے اور پھر جب نشان دکھائے گئے اور واقعات بیان کیے گئے تو انہوں نے مذہب کو بھی مانا اور اسلام کو بھی مانا۔بیلجیم کے ایک دہریہ دوست نے بیعت کی اور بتایا کہ جب میں نے خدا کے وجود کو تسلیم کر لیا تو پھر میرے لیے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ میں احمدیت اور حقیقی اسلام کو تسلیم نہ کروں اور یہ راستہ کیونکہ مجھے احمدیت نے دکھایا تھا اس لیے میں احمدی مسلمان ہوں۔افسوس ہمارے مخالفین یہ معرفت کی باتیں سننا نہیں چاہتے اور ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم نے قران کریم میں تحریف کر دی۔

قرآنِ کریم میں بیان فرمودہ قصص کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے ہر ایک قصے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور اسلام کے لیے ایک پیشگوئی قرار دے دیا ہے اور یہ قصوں کی پیشگوئیاں بھی کمال صفائی سے پوری ہوئی ہیں۔غرض قرآن کریم معارف اور حقائق کا ایک دریا اور پیشگوئیوں کا ایک سمندر ہے۔یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی شخص بجز قرآن کریم کے خدا تعالیٰ پر یقین لا سکے اور یہ خاصیت خاص طور پر قرآن شریف میں ہی ہے کہ خدا اور انسان میں حائل پردے دُور ہو جاتے ہیں۔قران کریم کے دو حصے ہیں۔ایک قصے اور دوسرا احکام۔کوئی بات قصے کے رنگ میں ہوتی ہے اور بعض احکام ہدایت کے رنگ میں ہوتے ہیں۔جو لوگ اس میں تمیز نہیں کرتے وہ لوگ قرآن کریم میں اختلاف ثابت کرنے کے موجب ہوتے ہیں۔

یہ مضمون جاری ہے اور بھی آپؑ کے ارشادات ہیں وقتاً فوقتاً بیان کروں گا۔اللہ تعالیٰ ہمیں قران کریم کی تعلیم پر صحیح طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

گناہ سے بچو، نماز ادا کرو، دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 233)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ فروری 2023ء

پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض علمی کارناموں پر غیر از جماعت اہل علم کے تاثرات کا بیان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/فروری 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ 20/فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے یاد رکھا جاتا ہے۔ اس مناسبت سے جماعتوں میں جلسے بھی ہوتے ہیں۔ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں ایک بیٹے کی ولادت کی تھی جو بہت سی خوبیوں کا مالک ہوگا۔

حضورِ انور نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پیش فرمائے اور اس کے بعد پیشگوئی کی مدت کے اندر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت اور آپؓ کے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس وقت مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی اور بعض دیگر کارناموں کا ذکر کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے یہ بات سامنے رہنی چاہئے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچپن صحت کے لحاظ سے بہت کمزوری میں گزرا تھا۔ دنیاوی لحاظ سے آپؓ کی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ لیکن چونکہ آپؓ کے 'علوم ظاہری و باطنی سے پُر' ہونے کا خدا کا وعدہ تھا اس لیے خدا تعالیٰ نے آپؓ سے عقل کو دنگ کر دینے والے خطبات اور خطابات کروائے۔ ایسے ایسے مضامین آپؓ نے لکھے جو اپنی مثال آپ ہیں اور غیر بھی ان کے معترف ہیں۔ آج اس حوالہ سے مَیں بعض حوالے پیش کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے مَیں آپؓ کی تصانیف، خطبات، مضامین، تقاریر، مجالسِ عرفان وغیرہ کی تعداد اور حجم کا ایک جائزہ پیش کرتا ہوں۔

آپؓ کی جو کتب، خطابات، لیکچرز، پیغامات اور مضامین وغیرہ شائع ہوئے یا اب تقریباً مکمل ہیں اور شائع ہونے کے لیے تیار ہیں، جو انوار العلوم کی شکل میں شائع ہوتے ہیں، ان کی کُل 38/جلدیں بن جائیں گی اور ان کی تعداد 1424 ہے۔ کُل صفحات اندازاً 20340 ہو جائیں گے۔ تفسیر کبیر، تفسیر صغیر اور دیگر تفسیری مواد کے صفحات کی تعداد 28735 ہے۔ 1808 خطباتِ جمعہ، 51 خطباتِ عید الفطر، 42 خطباتِ عید الاضحیٰ، 150 خطباتِ نکاح، خطاباتِ شوریٰ جلد اوّل اور سوم شائع ہوئی ہے اس کے صفحات 2131 ہیں۔ اگر تمام صفحات کو اکٹھا کیا جائے تو یہ تقریباً پچھتّر ہزار صفحات بنتے ہیں۔

حضورِ انور نے ریسرچ سیل کے حوالہ سے ایسے مضامین، تقاریر اور مجالسِ عرفان کا جائزہ بھی پیش فرمایا جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ فرمایا کہ یہ ایک وسیع علمی ذخیرہ ہے۔ اس وقت مَیں پہلے آپؓ کے علمی کارناموں میں سے قرآن کریم کے ترجمہ و تفسیر کے کچھ کوائف اور غیروں کے بعض تبصرے پیش کرتا ہوں۔ تفسیر کبیر میں آپؓ نے 59 سورتوں کی تفسیر فرمائی ہے جو دس جلدوں میں شائع شدہ ہے۔ آپؓ کے بہت سے تفسیری نوٹس بھی ملے ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے کسی وقت یہ بھی شائع ہو جائیں گے۔ بامحاورہ ترجمہ قرآن کا بہت بڑا کام آپؓ کا تفسیر صغیر کی صورت میں ہے۔

- علامہ نیاز فتح پوری تفسیر کبیر کے متعلق کہتے ہیں: تفسیر کبیر جلد سوم میرے سامنے ہے مَیں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔
- سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی کہتے ہیں کہ نواب بہادر یار جنگ اپنی صحبتوں میں تفسیر کبیر کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے اور اس کی عظمت کا ہمیشہ اعتراف کیا کرتے۔
- مولانا عبد الماجد دریا آبادی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر لکھا کہ قرآن و علومِ قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے۔
- اخبار امروز لاہور نے تفسیر صغیر کے متعلق لکھا کہ: اس وقت تفسیر صغیر پیشِ نظر ہے۔ یہ تفسیر احمدیہ جماعت کے پیشوا الحاج مرزا بشیر الدین محمود مرحوم کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے۔ قرآن کے عربی متن کے اردو ترجمے کے ساتھ کئی مقامات کی تشریح کے لیے حواشی اور تفسیری نوٹ دیے گئے ہیں۔ ترجمے اور حواشی کی زبان نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔
- ہفت روزہ قِندیل نے 1966ء میں لکھا کہ تفسیر صغیر کی اشاعت سے اس روح آفرین سعی میں اضافہ ہوا ہے۔ ترجمہ اور تفسیر میں یہ التزام بھی ہے کہ جملہ تفاسیر متقدمین آخر تک پیشِ نظر رکھی گئی ہیں۔ قرآن مجید کو اس خوب صورتی سے طبع کرا کے

شائع کرنا ایک بہت بڑی خدمتِ اسلام ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پاکستان میں آج کل کے علماء یہ کہتے ہیں کہ تفسیر صغیر میں تحریف کی گئی ہے۔ اس لیے یہ تفسیر پاکستان میں ban ہے، کوئی شخص اسے اپنے گھر میں بھی نہیں رکھ سکتا۔ جب کہ ان کے اپنے پرانے، انصاف پسند لوگ کہتے ہیں کہ اس جیسی کوئی چیز ہی نہیں ہے اور یہ قابلِ تعریف چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ آج کل کے علماء کو بھی انصاف کی نظر سے دیکھنے کی توفیق دے۔ آمین!

- پھر انگریزی تفسیر قرآن کے دینی اور ادبی محاسن نے یورپ کے چوٹی کے اہلِ علم کو متاثر کیا انہوں نے اس کے شاندار ریویو کیے مثلاً مشہور سکالر اے آربری کہتے ہیں کہ تفسیر کے شروع میں ایک تفصیلی دیباچہ ہے جو خود مرزا بشیر الدین محمود احمد نے رقم کیا ہے۔ اگر ہم اس کام کو اسلام کے ذوقِ علم تحقیق کی عظیم یادگار کہہ کر پیش کریں تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ اس کی تیاری کے ہر مرحلے پر مستند کتبِ تفسیر و لغت اور تحقیق وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ترجمے کی انگریزی غلطیوں سے پاک اور بڑی باوقار ہے۔ غیر مسلموں کے اعتراضات کا ردّ بھی اس میں ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی خزانہ جو تقاریر کی شکل میں آپؓ نے ہمارے سامنے رکھا اسے غیروں نے کس طرح دیکھا اس حوالے سے مثلاً آپ کا ایک خطاب بعنوان 'نظامِ نَو' ہے۔

- اس کے متعلق مصر کے سکالر عباس محمود کہتے ہیں اگر یہ آواز یورپ اور امریکہ کے انگریزی خوان طبقہ میں پھیلائی جائے بلکہ خود اہلِ ہندوستان اور اہلِ مشرق کے درمیان پھیلائی جائے تو یقیناً اثر دکھلائے گی۔

- پھر 'اسلام میں اختلافات کا آغاز' آپؓ کا ایک لیکچر ہے۔ ایسا عالمانہ اور تاریخ اسلام پر عبور رکھنے والا لیکچر تھا کہ بڑے بڑے تاریخ دان بھی حضورؓ کے سامنے خود کو طفلِ مکتب سمجھنے لگے۔ سید عبد القادر صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا۔

- آپؓ کا ایک خطاب 'اسلام کا اقتصادی نظام' سے متعلق بھی تھا۔ یہ تقریر اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے کے ہزاروں لوگوں نے اسے سنا۔ لالہ رام چند مچندہ ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ نے کہا کہ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ پہلے تو مَیں سمجھتا تھا اور یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے، مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔

- 1924ء میں جب حضورؓ یورپ تشریف لے گئے تو راستے میں عرب ممالک میں بھی قیام فرمایا۔ اس حوالہ سے اخبار 'فتح العرب' دمشق نے اپنی 10/ اگست 1924ء کی اشاعت میں لکھا کہ خلیفہ صاحب اپنی عمر کے چالیسویں سال میں ہیں۔ منہ پر سیاہ کشادہ داڑھی رکھتے ہیں، چہرہ گندم گوں ہے اور جلال و وقار چہرے پر غالب ہے۔ دونوں آنکھیں ذکا اور ذہانت اور غیر معمولی علم و عقل کی خبر دیتی ہیں۔ آپ ان کے چہرے کے خد و خال میں جب کہ وہ اپنی برف کی مانند سفید پگڑی پہنے کھڑے ہوں یہ دماغی قابلیتیں دیکھیں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ آپ ایک ایسے شخص کے سامنے ہیں کہ جو قبل اس کے کہ آپ اسے سمجھیں وہ آپ کو خوب سمجھتا ہے۔ آپ کے لبوں پر تبسم کھیلتا رہتا ہے جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اس تبسم کے نیچے جو معنی ہیں اور جو جلال ہوتا ہے اسے دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے۔

اس طرح کے بے شمار تاثرات ہیں مواد بہت سا تھا جو جمع کروایا تھا۔ لیکن وقت کی وجہ سے خلاصے کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ جو باتیں پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتائی تھیں وہ سب کی سب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت میں پوری ہوئیں۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم و عرفان عطا فرمایا تھا اس کا بڑے سے بڑا عالم بھی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ آپؓ کا دیا ہوا لٹریچر ایک جماعتی خزانہ ہے۔ آپؓ کے خطبات، خطابات وغیرہ جو شائع شدہ ہیں ہمیں انہیں پڑھنا چاہئے۔ اب ترجمے کا کام بھی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس علمی خزانے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 24 فروری 2023ء

اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری صحابہؓ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 فروری 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان کے حوالے سے بعض باتوں کا ذکر رہ گیا تھا جو میں بیان کر رہا تھا۔ اس حوالے سے آج بھی بیان کروں گا جس کے بعد بدری صحابہ کے بارے میں یہ سلسلہ جو میں بیان کرنا چاہتا تھا وہ ختم ہو جائے گا۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ آپؓ کے والد کا نام ربیعہ بن کعب بن مالک بن ربیعہ تھا۔ آپؓ سے بعض روایات بھی ملتی ہیں۔ عبد اللہ بن عامر ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ حضرت امّ عبد اللہ لیلیٰ بنت ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم حبشہ کی طرف کُوچ کرنے والے تھے اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کام کے سلسلے میں کہیں گئے ہوئے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ ابھی حالت شرک میں تھے وہاں آ نکلے۔ اُنہوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا روانگی ہے؟ میں نے کہا ہاں! اللہ کی قسم۔ ہم اللہ کی زمین میں جاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ ہمارے لیے کشادگی پیدا کر دے۔ تم لوگوں نے ہمیں بہت دُکھ دیا اور ہم پر بہت سختیاں کی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تمہارا نگہبان ہو! وہ کہتی ہیں کہ میں نے اُس دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز میں وہ رِقّت دیکھی جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ ہمارے کُوچ کرنے نے اُنہیں غمگین کر دیا تھا۔ حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب واپس آئے تو میں نے اُن سے کہا کہ کیا آپؓ نے ابھی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کی رِقّت کو دیکھا۔ حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ کیا تُو اُن کے مسلمان ہونے کی خواہشمند ہے؟ پھر اُنہوں نے کہا کہ خطاب کا گدھا مسلمان ہو سکتا ہے لیکن وہ شخص اسلام نہیں لا سکتا۔ حضرت لیلیٰ کہتی ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اُس نااُمیدی کی وجہ سے کہی تھی جو اُن کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام کی مخالفت اور سختی کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی۔

حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کسی سریہ میں روانہ فرماتے تھے تو ہمارے پاس زادِ راہ صرف کھجور کا ایک تھیلہ ہوتا تھا۔ امیرِ لشکر ہمارے درمیان ایک مٹھی بھر کھجور تقسیم کر دیتے تھے۔ آہستہ آہستہ وہ ختم ہو جاتی تو پھر ایک کھجور ایک آدمی کو ملا کرتی تھی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے والد سے پوچھا کہ ایک کھجور کیا کفالت کرتی ہو گی؟ اُنہوں نے کہا کہ ایسا نہ کہو کیونکہ اُس کی اہمیت ہمیں اُس وقت معلوم ہوتی جب ہمارے پاس وہ بھی نہ ہوتی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جابیہ تشریف لے گئے تو حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جھنڈا حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن علامہ ابن عساکر کے نزدیک 32؍ ہجری والی روایت زیادہ درست معلوم ہوتی ہے۔ آپؓ کی وفات کے بارہ میں روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپؓ اپنے گھر میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپؓ کا جنازہ گھر سے نکلا۔

حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے بنو فزارہ کی ایک عورت سے دو جوتے حق مہر پر نکاح کر لیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو جائز قرار دیا۔ اپنے والد سے ہی ایک اور روایت میں وہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے سفر میں اپنی اونٹنی کی پیٹھ پر رات کو نفل پڑھے اور آپؐ کا منہ اُسی طرف تھا جس طرف اونٹنی جا رہی تھی۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اندھیری رات میں سفر میں تھا کہ جب ایک مقام پر اُترے تو ایک شخص نے پتھر اکٹھے کیے اور نماز کے لیے جگہ بنائی اور نماز پڑھی۔ صبح معلوم ہوا کہ ہمارا منہ غیر قبلہ کی طرف تھا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (سورۃ البقرۃ 2:116)۔ اور اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی پس جس طرف بھی تم منہ پھیر دو وہیں خدا کا جلوہ پاؤ گے۔

حضور انور نے وضاحت فرمائی کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھانے کے لیے پڑھ کر سُنائی ہو ضروری نہیں ہے کہ اُس وقت نازل ہوئی ہو۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجتا ہے۔ پس اب تمہاری مرضی ہے کہ مجھ پر کم درود بھیجو یا زیادہ درود بھیجو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ مجھ پر سلامتی کی دعا کرتا اور جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے فرشتے بھی اُس پر سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ پس بندے کے اختیار میں ہے کہ چاہے تو زیادہ مرتبہ سلامتی کی دعا کرے اور چاہے تو کم۔

اگلا ذکر حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صحابہ خدا کی راہ میں مارے جانے کو اپنے لیے عین راحت اور خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ وہ حفاظ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے ایک قبیلے میں تبلیغ کے لیے بھیجا تھا اُن میں حضرت حرام بن ملحانؓ بھی تھے۔ وہ اسلام کا پیغام لے کر کفار کے رئیس عامر بن طفیل کے پاس گئے۔ شروع میں کفار نے منافقانہ طور پر اُن کی آؤ بھگت کی لیکن بعد میں کسی خبیث نے پیچھے سے حضرت حرام بن ملحانؓ پر نیزے کا وار کیا جس سے وہ گر گئے اور گرتے ہی اُن کی زبان سے بے ساختہ نکلا اللہ اکبر۔ فُزْتُ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی کعبہ کے ربّ کی قسم! میں نجات پا گیا۔ پھر کفار باقی

صحابہؓ پر بھی حملہ آور ہو گئے اور سوائے دو کے باقی سب کو شہید کر دیا۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ صحابہؓ کے لیے موت بجائے رنج کے خوشی کا موجب ہوتی تھی۔

اگلا ذکر حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت فرمائی۔ بیماری کے باعث میں موت تک پہنچ گیا تھا۔ مَیں نے کہا کہ میری تکلیف آپؐ دیکھ رہے ہیں۔میری وارث میری بیٹی کے سوا کوئی نہیں۔میرے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ تیسرا حصہ صدقہ کر دو۔ پھر فرمایا کہ وارثوں کو اچھی حالت میں چھوڑنا محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے۔اللہ کی راہ میں جو بھی خرچ کرو گے تمہیں اُس کا اَجر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک لقمہ بھی جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو اس کا بھی اَجر دیا جائے گا۔حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے بعد مکہ میں فوت ہو گئے تھے۔

اگلا ذکر حضرت ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مَیں سب سے پہلے آپ ﷺ کی بیعت کرنے والا ہوں۔ ہم کس طرح آپؐ کی بیعت کریں؟ آپؐ نے فرمایا کہ میری اس بات پر بیعت کرو جس پر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیعت کی۔آپؓ جنگ میں دو تلواریں لٹکایا کرتے تھے اس لیے آپؓ کو ذوالسیفین بھی کہا جاتا ہے۔انہوں نے جنگ صفین میں شہادت پائی تھی۔

پھر ذکر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔حضرت امام رازی نے لکھا ہے کہ جنگ احد میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے اُن میں حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔

اگلا ذکر حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاری کا ہے۔ جنگ احد میں قریب رہنے والوں میں حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ذکر ہے۔ حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھیں۔لوگوں نے تعجب کیا تو فرمایا کہ یہ حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو اہل بدر میں سے ہیں اور اہل بدر کو غیر اہل بدر پر فضیلت ہے۔میں نے چاہا کہ تمہیں ان کی فضیلت بتادوں۔

پھر حضرت جبار بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈیڑھ سو صحابہ کے ہمراہ بنو طے کے بُت فُلس کو گرانے کے لیے روانہ فرمایا۔آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کالے رنگ کا جھنڈا اور سفید رنگ کا چھوٹا پرچم عطا فرمایا۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کے وقت آل حاتم پر حملہ آور ہوئے اور اُن کے بت فُلس کو ختم کر دیا۔اس سریہ میں لِوا یعنی جھنڈا حضرت جبار بن خضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔

دعاؤں اور صدقات کی تحریک

حضور انور نے صحابہ کے ذکرِ خیر کے بعد مخالفانہ حالات کے پیش نظر پاکستان، برکینا فاسو اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعائیں کرنے اور صدقات پر زور دینے کی تحریک فرمائی۔

نماز جنازہ ہائے غائب

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم محمد رشید صاحب شہید (ضلع گجرات)، مکرمہ امانی بسام مجلّاوی صاحبہ اور عزیزم صلاح عبد المعین قطیش آف اسکندرون، ترکی اور مکرم مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ، کوئٹہ، پاکستان کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

روزہ کی حقیقت اور حکمت

”پھر تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔“ (ملفوظات۔جلد 5 صفحہ 102)

از افاضاتِ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ان مشکلات سے نکلنے کے لیے ایک ہی حل ہے

یہ رمضان کا مہینہ قبولیتِ دعا کا مہینہ بھی ہے اور پھر اس کا آخری عشرہ جہنم سے بچانے والا بھی ہے۔ گناہوں سے معافی اور نیکیاں کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے ہی ملتی ہے۔ اگر اس سے ہم جُڑ جائیں، اللہ تعالیٰ سے ہم جُڑ جائیں تو ہماری دنیا و عاقبت سنور جائے گی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ہم احمدیوں کے لیے تو بعض جگہ زمینیں انتہا سے زیادہ تنگ کی جا رہی ہیں۔ ان مشکلات سے نکلنے کے لیے ایک ہی حل ہے کہ ہم اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑ لیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارا تعلق جُڑ گیا، ہمارے درود اور ہمارے استغفار اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہو گئے تو دشمن ہزار کوششیں کر لے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا لیکن اگر اللہ تعالیٰ ہم سے راضی نہیں تو دنیا کا کوئی حیلہ ہمیں فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

(خطبہ جمعہ 30/ اپریل 2021ء، از سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل، خلافت نمبر 21 تا 31 مئی 2021ء، صفحہ 10)

تقویٰ : روزے کا مقصد

اگر ہم تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے روزے رکھیں گے تو برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ اگر ہم برائیوں سے نہیں بچ رہے چاہے وہ برائیاں ہماری ذات پر اثر کرنے والی ہیں یا دوسروں کو تکلیف میں ڈالنے والی۔ ان کو چھوڑنے سے ہی روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اگر ان کو نہیں چھوڑ رہے تو روزے کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور یہی تقویٰ ہے۔ اگر روزے رکھ کر بھی ہم میں تکبر ہے، اپنے کاموں اور اپنی باتوں پر بے جا فخر ہے، خود پسندی کی عادت ہے، لوگوں سے تعریف کروانے کی خواہش ہے، اپنے ماتحتوں سے خوشامد کروانے کو ہم پسند کرتے ہیں جس نے تعریف کر دی اس پر بڑا خوش ہو گئے، یا اس کی خواہش رکھتے ہیں تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں لڑائی جھگڑا، جھوٹ فساد سے اگر ہم بچ نہیں رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں عبادتوں اور دعاؤں اور نیک کاموں میں اگر وقت نہیں گزار رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے اور روزے کا مقصد پورا نہیں کر رہے۔ پس رمضان میں برائیوں کو چھوڑنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا، یہی ہے جس سے روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 18/ مئی 2018ء، از ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 8 جون 2018ء، صفحہ 5)

اللہ تعالیٰ تو ہم سے مستقل مزاجی کے ساتھ ان نیکیوں پر چلنے کا مطالبہ کرتا ہے

اگر ہم نے نمازوں میں باقاعدگی صرف رمضان کی وجہ سے اختیار کی ہے اور بعد میں ہم نے پھر سست ہو جانا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے جمعوں میں باقاعدگی صرف رمضان کے مہینے تک ہی رکھنی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے قرآن کریم کی تلاوت کو صرف رمضان کے لئے ہی ضروری سمجھا ہے اور بعد میں اس کی طرف توجہ نہیں دینی تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے درود اور ذکر کو صرف رمضان تک ہی محدود رکھنا ہے تو صرف یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ اگر ہم نے اپنے اخلاق اور دوسری نیکی کی باتوں کو صرف رمضان تک ہی مجبوری سمجھ کر کرنا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ رمضان تو ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر آتا ہے۔ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرض کیا ہے کہ جن نیکیوں کو تم بجا لا رہے ہو اس میں مزید ترقی کرو اور ہر آنے والا رمضان جب ختم ہو تو ہمیں عبادات اور نیکیوں کی نئی منزلوں اور بلندیوں پر پہنچانے والا ہو اور ہم پھر عبادتوں اور نیکیوں کے نئے اور بلند معیار قائم کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہم سے مستقل مزاجی کے ساتھ ان نیکیوں پر چلنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 23/ جون 2017ء، از ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 14 تا 20 جولائی 2017ء، صفحہ 6-5)

رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

رمضان المبارک میں انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان میں تو آپؐ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ اور آپؐ تیز ہواؤں سے بھی زیادہ جود و سخا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب بدالوحی، حدیث نمبر 5)

زکوٰۃ

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 15)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زکوٰۃ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”ایک اہم چندہ ہے جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے۔ عموماً اس کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 24/ اگست 2004ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31/ مارچ 2006ء میں فرمایا:

”یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے اُن کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں اُن پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔... یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21/ اپریل 2006ء)

زکوٰۃ کا نصاب

زکوٰۃ ایسی جمع شدہ رقوم پر ہے جن پر ایک سال ہو جائے۔ موجودہ حالات میں زکوٰۃ کا نصاب کینیڈا کے لئے سات ہزار (7000) کینیڈین ڈالر ہے۔ اگر اتنی رقم یا اتنی مالیت کے زیورات یا قیمتی دھاتیں کسی کے پاس ایک سال تک رہی ہوں تو ان کی مالیت پر اڑھائی فی صد (2.5%) زکوٰۃ واجب ہے۔ سونے، چاندی وغیرہ قیمتی دھاتوں اور زیورات جو عام استعمال میں نہ ہوں، پر زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

احباب اور خاص طور پر بہنوں سے درخواست ہے کہ اگر اُن پر زکوٰۃ واجب ہے تو وہ رمضان المبارک میں اپنی زکوٰۃ ادا کر دیں۔

صدقۃ الفطر

- فدیہ کی شرح پانچ کینیڈین ڈالر فی روزہ مقرر ہے۔
- کینیڈا میں فطرانہ کی شرح چار کینیڈین ڈالر فی کس ہے۔
- اسی طرح ہر کمانے والے کو کم از کم دس کینیڈین ڈالر فی کس عید فنڈ ادا کرنا چاہئے۔ عید فنڈ بھی نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے۔

یاد رہے کہ فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ کا مقصد کم وسائل والے احباب کو اشیائے خورد و نوش اور اخراجات عید اور پارچہ جات وغیرہ کی ضروریات کے لئے رقم کی فراہمی ہے۔ اس لئے فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تا کہ مستحق احباب تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

جماعت احمدیہ میں مالی نظام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمد للہ۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

لازمی چندوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 28/ مئی 2004ء میں فرمایا:

”یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد 22، صفحہ 357)

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

بعض دوست چندہ جلسہ سالانہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

(بقیہ صفحہ 34)

روزہ لمبی عمر کا راز اور کینسر سمیت کئی بیماریوں کا علاج

جاپانی سائنسدان کی گرانقدر تحقیق اور طب کا نوبیل انعام

مکرم مولانا انیس احمد ندیم صاحب۔ مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جاپان

روزہ کا تصور اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسانی تہذیب و تمدن کی تاریخ۔ دنیا میں پائے جانے والے تمام مذاہب اور ادیان میں پاکیزگی کے حصول، روحانی مدارج میں ترقی اور اعلیٰ مقاصد کی خاطر روزوں کا فلسفہ مشہور و مقبول ہے۔ دنیا کے بڑے اور مشہور مذاہب میں سے اسلام سب سے جدید مذہب ہونے کے ناطے روزے کا ایسا کامل اور مکمل تصور پیش فرماتا ہے کہ جس کی مثال دیگر ادیان اور مذاہب میں نہیں ملتی۔

مسلمانوں کو عطا کی گئی تعلیم کے مطابق روزہ تقویٰ کے حصول، شکر گزاری، قربِ الٰہی اور لقائے خداوندی کا ایک زبردست وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ہر سال ایک قمری مہینے کے روزے رکھنا فرض فرمایا ہے اور اسلامی کیلنڈر کا نواں مہینہ جسے رمضان کہا جاتا ہے اس عبادت کے لیے مخصوص قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے فضائل و برکات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت آشکار فرمائی ہے کہ رمضان میں انسان کا بھوکا پیاسا رہنا اور اپنے نفس پر بعض پابندیوں کو وارد کر لینا دراصل انسان کے اپنے ہی فائدہ کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ روزہ کی فرضیت کا اعلان اور رمضان سے متعلقہ بعض مسائل بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے:

وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(سورۃ البقرۃ 2:185)

اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جب رمضان فرض ہوا اور اس عبادت کو ارکانِ اسلام میں تیسرا رکن قرار دیا گیا تو اس وقت دنیوی علوم اور انسانی عقل و شعور اس مرتبہ کو نہ پہنچے تھے کہ روزے کے جسمانی فوائد پر سائنسی تحقیقات کی جاسکتیں۔ لیکن قرآن کریم کا یہ فرمان کہ روزہ رکھنا انسان کے لیے فائدہ مند چیز ہے اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے اور وحیٔ قرآن کے من جانب اللہ ہونے پر ایک زبردست دلیل ہے۔

بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی روزے کے روحانی اور اخلاقی مصالح بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے طبی اور جسمانی فوائد کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا:

صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ابی ھریرۃ)

یعنی روزہ رکھو گے تو صحت مند رہو گے۔

مذاہبِ عالم کی تاریخ کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مذہب اور سائنس کا جھگڑا نہایت پرانا ہے۔ تجربات اور مشاہدات سے ثابت ہونے والی سائنسی حقیقتوں کے بارے میں بھی اہلِ مذہب کی اکثریت نہایت تنگ نظر واقع ہوئی ہے۔ لیکن ایک حقیقی مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ سائنس اور مذہب میں کوئی تناقض وجود نہیں رکھتا بلکہ اس قدر ہم آہنگی پائی جاتی ہے کہ اگر وحیٔ قرآن خدا کا قول ہے تو سائنس کو خدا کا فعل سمجھنا چاہیے۔ پس اسلام اور سائنس کے مابین یہ گہرا رشتہ ایک سعید فطرت مسلمان کو اس بات پہ مجبور کیے رکھتا ہے کہ اسرارِ قدرت کو سمجھنے اور ان کی تسخیر کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہے اور ان صداقتوں کو وحیٔ قرآن کریم کی روشنی میں پرکھتا اور ان پر غور کرتا رہے۔

رمضان کے روزے انسان کے لیے کیونکر مفید ہو سکتے ہیں اور روزے کا صحت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اس ضمن میں ایک مایہ ناز جاپانی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر Yoshinori Ohsumi کی گرانقدر تحقیق نہ صرف علوم و معارف کا خزانہ اور ایک مسلمان کے لیے ایمان افروز طبی دریافت ہے بلکہ اس حقیقت کو عالمی سطح پر اس قدر پذیرائی نصیب ہوئی کہ ڈاکٹر Yoshinori Ohsumi کو 2016ء میں طب کے نوبیل انعام سے نوازا گیا۔

یہ ایک نہایت دلچسپ اور حیرت انگیز تحقیق ہے جسے آٹوفیجی (Autophagy) کا نام دیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا ماحصل یہ ہے کہ جب انسان کم از کم بارہ گھنٹہ یا اس سے زیادہ دیر تک بھوکا رہتا یا فاقہ (Fasting) کرتا ہے، تو جسم کے خلیوں میں پُراسرار تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں۔ جب ان خلیوں کو باہر سے کوئی خوراک نہیں ملتی، تو وہ خود ہی ایسے خلیوں کو کھانا شروع کر دیتے ہیں، جو گلے سڑے، خراب اور صحت کے لیے خطرے کا باعث ہوں۔ اسے عام فہم زبان میں (self eating) اور سائنسی اصطلاح میں آٹوفیجی (Autophagy) کا نام دیا گیا ہے۔

جاپانی سائنس دان نے برس ہا برس اس تحقیق پر صَرف کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ فاسد خلیوں اور ویکیولز (Vacuoles) کی تبدیلی کا عمل کینسر، پارکنسن اور متعدد اعصابی امراض کے مقابل قوت مدافعت فراہم کرتا ہے۔ آٹوفیجی (Autophagy) کے عمل کے ذریعے کینسر کا موجب بننے والے، گلے سڑے اور ناکارہ خلیے خود بخود ختم ہونے لگتے ہیں۔ اس طرح صحت مند انسانوں میں کینسر کے امکانات کم ہو جاتے ہیں اور کینسر کے مریضوں میں مرض کی شدت بھی کم ہو جاتی ہے۔

آٹوفیجی (Autophagy) کے عمل کو self-eating بھی قرار دیا گیا ہے یعنی ڈاکٹر Ohsumi کی تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کم از کم 12 گھنٹے کے لیے معدہ خالی رکھنے سے انسان کے اندرونی خلیے صحت مند رہتے اور اس فاقہ کشی کے نتیجے میں انسانی خلیات اور ویکیولز (Vacuoles) اندرونی توڑ پھوڑ سے گزر کر نئی شکل میں ڈھلتے ہیں جس سے انسان کو بیماریوں اور وائرس کے خلاف ایک فطری حفاظت عطا ہوتی ہے۔

آپ دنیا کے پہلے سائنسدان ہیں جنہوں نے انسانی خلیات کی recycling پر تحقیق کرتے ہوئے یہ چشم کشا نتیجہ اخذ کیا کہ کچھ دنوں کی فاقہ کشی کے نتیجے میں جب غذائیت کم کی جائے تو انسانی خلیات کا نظام متحرک ہوتا ہے تا کہ پرانے اور غیر ضروری خلیات کو ختم کر کے ایسے نئے خلیات تخلیق کیے جا سکیں جو زندگی کا عمل جاری و ساری رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

جاپانی ماہر حیاتیات پروفیسر ڈاکٹر Yoshinori Ohsumi نے آٹوفیجی (Autophagy) کا نظریہ 1988ء میں دریافت کیا جس کے بعد آپ اس تصور کے بانی سمجھے جانے لگے اور سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد آپ کا پیش کردہ نظریہ نہ صرف مقبولِ عام ہوا بلکہ انسانی خلیات کی بقاء اور آٹوفیجی (Autophagy) کا نظریہ ثابت کرنے پر 2016ء میں آپ کو طب کے نوبیل انعام سے نوازا گیا۔

نوبیل انعام کمیٹی نے آٹوفیجی (Autophagy) کی دریافت پر موصوف کو طب کے انعام کا حقدار قرار دیتے ہوئے جاری کی جانے والی پریس ریلیز کے ذریعہ یہ اعلان کیا کہ

Ohsumi‘s discoveries led to a new paradigm in our understanding of how the cell recycles its content. His discoveries opened the path to understanding the fundamental importance of autophagy in many physiological processes, such as in the adaptation to starvation or response to infection. Mutations in autophagy genes can cause disease, and the autophagic process is involved in several conditions including cancer and neurological disease.

(https://www.nobelprize.org/prizes/medicine/2016/press-release/)

یعنی آٹوفیجی (Autophagy) کے نظریہ کی دریافت علم و تحقیق کے نئے در کھولنے والی اور مستقبل میں نافع الناس ثابت ہونے والا علم ہے۔ نیز یہ کہ محض پیٹ کو خالی رکھنا انسان کے لیے نہایت مفید مطلب چیز ہے۔

نوجوان سائنسدانوں کے لیے جاپانی سائنسدان کی نصیحت

ایک دفعہ ڈاکٹر یوشینوری سے پوچھا گیا کہ آپ نے تعلیم و تحقیق کے لیے اس میدان کا انتخاب کیوں کیا، تو موصوف نے نوجوان طلبا اور سائنسدانوں کو درج ذیل نصیحت کی:

Most poeple decide to work on the most popular field because they think that is the easiest way to get a paper published. But I am just the opposite of that. I am not very competitive, so I always look for a new subject to study, even if it is not so popular.

(Yoshinori Ohsumi: autophagy from beginning to end. Interview by Caitlin Sedwick.)

یعنی زیادہ تر لوگ تعلیم و تحقیق کے لیے وہ میدان منتخب کرتے ہیں جو زیادہ مشہور و معروف ہوتا ہے کیونکہ تحقیقاتی مضامین کی اشاعت کا یہ سب سے آسان طریق ہے۔ لیکن مَیں اس کے بالکل برعکس ہوں اور میں زیادہ مقابلہ بازی بھی نہیں کرتا۔ اس لیے میں تعلیم و تحقیق کے لیے ہمیشہ نیا میدان منتخب کرتا ہوں بے شک وہ لوگوں میں زیادہ مشہور و معروف نہ ہو۔

ڈاکٹر یوشینوری اس وقت ٹوکیو انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میں پروفیسر کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے اس تحقیق کو مزید آگے بڑھا رہے ہیں۔ گو کہ آپ کی یہ تحقیق خالصۃً ذاتی دلچسپی اور سائنسی بنیاد پر مبنی ہے، مگر دنیا کے اکثر مذاہب و ادیان نہ صرف اس کا خیر مقدم کر رہے ہیں بلکہ اس دریافت کو اپنے مذہبی فلسفوں اور اسلاف کی حکمت و دانش سے تعبیر کر رہے ہیں۔

ہندوستان کا اخبار ڈیلی پائنیر 12/ نومبر 2020ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:

Our forefathers were not wrong when they practiced and advocated intermittent fasting as their essential lifelong chores for good health and that is where the evidence based modern science is reaching now.

Autophagy (cells eating own cells) is key to keeping our body system disease free, healthy and long serving.

یعنی جدید سائنس ثبوتوں کے بعد آج جس نتیجے پر پہنچی ہے اس بارے میں ہمارے آباء و اجداد غلط نہ تھے جو وقتاً فوقتاً روزے رکھتے اور اسے اپنی صحت اور روزمرہ زندگی کے لیے ضروری خیال کرتے اور اس کی وکالت کرتے چلے آرہے ہیں۔

آٹوفیجی (Autophagy) جو خلیات کے خود کو کھانے کا عمل ہے، یہ ہمارے جسم کو امراض سے محفوظ رکھنے، صحت مند رہنے اور طویل العمری کی کلید ہے۔

سعودی گزٹ نے مورخہ 28/ اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں جاپانی سائنسدان کو نوبیل انعام ملنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ سرخی لگائی کہ

Nobel prize winner affirms health benefits of fasting

یعنی ایک نوبل انعام یافتہ سائنسدان جسمانی صحت پر روزہ رکھنے کے مثبت اثرات کی تصدیق کرتا ہے۔

نیز اپنے اداریے میں لکھا کہ:

This year‘s Nobel Prize winner in physiology or medicine scientifically proved that fasting is good for health.

(بقیہ صفحہ 34)

گھروں میں کتّے رکھنا

محترم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیرِ اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا

کتّے رکھنے کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے مقدّس خلفاء کی تعلیمات میں وضاحتیں بیان شدہ ہیں اور قرآن کریم نے تو اس جانور کو ایک مردود شخص سے مثال کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اِن تعلیمات اور حقائق کے مطابق شوقیہ بےمقصد کتّے رکھنے کی کراہت بلکہ ممانعت واضح ہے۔غیر قوموں کی نقل اور رِیس میں اب ہمارے گھروں میں بھی یہ ناپسندیدہ جانور اپنی جگہ بنانے لگا ہے۔اس بارہ میں احبابِ جماعت کو آگاہ کرنے کے لئے چند حقائق پیش ہیں۔

اسلامی شریعت انتہائی متوازن، مستقیم اور قیّم تعلیمات پر مبنی ہے۔ یہ نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔(لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ۔النّور 36:24)

یہ ہر مسلمان کی ہر پہلو سے رہنمائی بھی کرتی ہے اور حفاظت بھی۔یہ شریعت کسی بھی چھوٹی اور بڑی حقیقت کو نظر انداز نہیں کرتی۔(لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا۔الکہف 18:18)۔اس شریعت نے کتّوں کے بارہ میں بھی پوری رہنمائی فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ جب یہ فرماتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے تو اس پہلو سے کتّے بھی کسی غرض، مقصد اور فائدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔احادیث نبویہؐ میں بھی اس کی رہنمائی موجود ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے مقدّس خلفاء نے بھی اس پہلو سے وضاحت فرمائی ہے۔

قارئین کرام! یہ حقیقت ضرور مدّ نظر رہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات انسان کے لئے ہر چیز کسی نہ کسی غرض، مقصد اور فائدہ کے لئے پیدا کی ہے وہاں وہ بعض اوقات یا اپنے بعض پہلوؤں سے انسان کی ہلاکت کے سامان بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے مثلاً قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ عناصر اربعہ، پانی، مٹی آگ اور ہَوا، جن پر ہر قسم کی زندگی کا انحصار ہے، یہی چار عناصر انسان کے لئے ہلاکتوں کے موجب بھی بنے۔پس دیکھنا یہ ضروری ہے کہ کسی چیز سے کس طرح فائدہ اٹھانا ہے اور کس پہلو سے اس کے ضرر اور نقصان سے بچنا ہے۔

اسی طرح کتّوں کے بھی دو پہلو ہیں یا بالفاظِ دیگر کتّے بھی دو طرح کے ہیں۔بعض کتّوں کے فائدے ہیں اور بعض اس کے برعکس محض کتّے ہیں۔جن کے ساتھ وابستگی انسان کی اخلاقی، روحانی، ذہنی اور تمدّنی حالت کے تنزّل کا باعث بن سکتے ہیں۔اسی لئے قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی نظر سے گرے ہوئے ایک انسان کی مثال کتّے سے دی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝

(الاعراف 7:177-179)

اور تُو اُن پر اس شخص کا ماجرا پڑھ جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں پس وہ ان سے باہر نکل گیا۔پس شیطان نے اس کا تعاقب کیا اور وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اُن (آیات) کے ذریعہ ضرور اس کا رفع کرتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی ہوس کی پیروی کی۔ پس اس کی مثال کُتّے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر ہاتھ اٹھائے تو ہانپتے ہوئے زبان نکال دے گا اور اگر اسے چھوڑ دے تب بھی ہانپتے ہوئے زبان نکال دے گا۔یہ اس قوم کی مثال ہے جس نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا۔پس تُو (اِن کے سامنے) یہ (تاریخی) واقعات پڑھ کر سنا تاکہ وہ غور وفکر کریں۔بہت بُری مثال ہے اس قوم کی جس نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا اور وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

ایک انسان جو اللہ تعالیٰ کے نشانات کا انکار کرے، شیطان کے دامن کو تھام لے، گمراہ ہو جائے، اپنی ہوس اور خواہشات کی پیروی کرے،اللہ تعالیٰ نے اس کی مثال کتّے سے دی۔یعنی کتّا ایسی بدخصلتوں کا عَلَم ہے۔چنانچہ اُس انسان کے یہ تمام اوصاف جو اس نے ظاہر کئے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں منفی، بُرے، اور گندے ہیں کہ جن کی بناء پر اُس نے اس شخص کی مثال اور مشابہت ایک ایسے جانور سے دی جو ان منفی خصلتوں کی وجہ سے برا اور گندا ہے۔ورنہ یہ مشابہت درست ثابت نہیں ہوسکتی۔چونکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مثال غلط نہیں ہوسکتی، لہٰذا یہ مان لینا چاہئے کہ اُس کی طرف سے ایک گندے شخص کی مثال اگر کتّے سے دی گئی ہے تو لازماً یہ ایک گندا جانور ہے۔لفظ کتّا ایک گالی کے طور پر استعمال کرنے کی بھی غالباً یہی وجہ ہے۔چنانچہ ایسے جانور کی مصاحبت انسان پر اس کی خصلتوں اور عادتوں کے ساتھ اثر انداز ہوسکتی ہے جو اِن آیات میں بیان ہوئی ہیں۔اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ جس طرح خوراک انسان، اخلاق وغیرہ پر اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح حیوانوں کی صحبت بھی انسان کے اخلاق، حرکات اور عادات وغیرہ پر ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔

حدیث میں کتّوں کا ذکر

اوپر قرآن کریم میں ایک شخص کی کتّے سے مثال کا ذکر کیا گیا ہے۔اب دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتّوں کے بارہ میں جو

ارشادات فرمائے حسبِ ذیل ہیں:

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرَ۔ (بخاری شریف، کتاب اللباس باب التصاویر)

حضرت ابوطلحہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں کتا ہو۔

اس روایت کا پس منظر حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ يَأْتِيْهِ فِيْهَا، فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ، وَفِيْ يَدِهِ عَصًا، فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ، وَقَالَ: مَا يُخْلِفُ اللهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، مَتَى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا؟ فَقَالَتْ: وَاللهِ، مَا دَرَيْتُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَجَاءَ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاعَدْتَنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ، فَقَالَ: مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ؛ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔"

(صحیح مسلم کتاب اللباس۔باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان)

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریلؑ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک مقررہ وقت میں آنے کا وعدہ کیا۔ پھر وہ وقت آیا تو جبریلؑ نہ آئے۔ اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں ایک عصا تھا، جسے آپؐ نے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور آپؐ نے فرمایا: "نہ تو اللہ وعدہ خلافی کرتا ہے اور نہ ہی اس کے پیامبر"۔ پھر آپؐ ایک طرف متوجہ ہوئے، تو آپؐ کو اپنی چارپائی کے نیچے کتّے کا ایک پِلّا (کتورا) نظر آیا۔ آپؐ نے دریافت کیا: "یہ کتّا کب اندر آیا؟" میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس کا پتہ نہیں۔ آپؐ کے حکم پر اُسے باہر نکال دیا گیا۔ پھر جبریل علیہ السلام تشریف لائے۔ آپؐ نے ان سے کہا: "آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، میں (آپ کے انتظار میں) بیٹھا رہا، لیکن آپ نہیں آئے؟" اس پر انھوں نے کہا: آپؐ کے گھر میں موجود کتّے نے مجھے آنے سے روک دیا۔ ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کوئی کتّا یا تصویر ہو۔ چنانچہ اس دن سے رسول اللہ ﷺ نے کتّے مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

کتّے اور تصویر سے ایک مراد

شارحینِ حدیث کے مطابق تصویر سے مراد یہاں وہ تصویریں اور مورتیاں وغیرہ ہیں جنھیں پوجا جاتا ہے یا مجسّمے جن کو شرک کے لئے گھروں میں رکھا جاتا ہے۔ لیکن اس روایت میں بڑے صاف اور واضح الفاظ میں حضرت جبریلؑ نے کتّے کا ذکر کیا ہے کہ جس گھر میں کتّا ہو اس میں وہ نہیں آتے۔ کتّے سے یہ مراد بھی لی گئی ہے کہ جب ایک انسان انسانیت سے ایسا گر جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں کتّے کی مثال بن جائے تو اس گھر میں فرشتے نہیں آتے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک شخص کی مثال دی کہ وہ ایسا پستی میں گر گیا کہ کتّے کی مثل ہو گیا۔ جب انسان کی حالت ایسی پست ہو چکی ہو تو ایسے شخص کے پاس کوئی فرشتہ کیا کرنے آئے گا۔

اس روایت میں کتّے کا ذکر

لیکن یہاں اس روایت میں جس کتّے کی وجہ سے جبریلؑ آنحضرت ﷺ کے گھر نہیں آئے وہ ایک عام کتّا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جبریلؑ کی نظر میں یہ جانور ایسا ناپسندیدہ یا مکروہ تھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاکیزہ ترین گھر کے اندر آنے سے معذرت کر لی۔ اس واقعہ سے جو سبق ملتا ہے وہ انتہائی تعجب خیز ہی نہیں بلکہ بہت فکر انگیز ہے کہ رسول اللہ ﷺ جیسے محبوب و حبیبِ خدا کے گھر میں داخل ہونے سے بھی فرشتے نے گریز کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ آپؐ کوئی معمولی انسان نہ تھے۔ وہم و گمان سے بھی ورے آپؐ کا مقامِ اعلیٰ و ارفع تھا اور قربِ الٰہی میں آپؐ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دو قوسوں کے ملاپ کے مقام پر افقِ اعلیٰ پر تھے۔ اس کے باوجود فرشتہ آپؐ کے پاس نہ آیا! اس کی وجہ صرف کتّا بلکہ اس کا پِلّا تھا۔ حالانکہ نہ آپؐ نے اسے پالا تھا اور نہ ہی آپؐ کو اس سے کوئی وابستگی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے اسے عمومی طور پر نجس اور پلید قرار دے کر کراہت کے اظہار کے ساتھ باہر نکال دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا یہ ایک اہم واقعہ ہے جو ہمیں ایک بہت ہی اہم سبق دیتا ہے کہ ہر وہ چیز یا حرکت جو ہمیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں اور مقرّبین سے دور کرنے والی ہو اسے دھتکار کر اپنے گھروں اور دلوں سے باہر کر دینا ضروری ہے۔

گھر کے اندر کتّے رکھنے کا نقصان

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔"

(مسلم کتاب المساقاۃ والمزارعۃ باب الامر بقتل الکلاب.....)

کہ جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری نہ ہو یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔ (قیراط، وزن کا ایک معمولی اور ہلکا سا پیمانہ ہے)

دوسری روایت میں ہے کہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کم ہو جائیں گے۔ اس سے اس حدیث کے معنے بھی سمجھ میں آجاتے ہیں کہ ایسا شخص جس کے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے جائیں وہ فرشتوں کا پسندیدہ تو نہیں ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی عدمِ تعمیل کی وجہ سے یا آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی عدمِ پیروی کی وجہ سے وہ تنزّل کی جانب ہی جائے گا۔ یہاں یہ بھی قابلِ غور اور قابلِ فکر بات ہے کہ ایک شخص، انسان یعنی اشرف المخلوقات ہو کر محض کتّے کو شوق کی وجہ سے گھر میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے ثواب یا عمل میں سے روزانہ کی بنیاد پر کم کراتا چلا جائے۔ تو یہ عبرت ہی کا مقام ہے۔

اس روایت میں عمل یا اجر کم ہو جانے کی شرح میں امام نوویؒ لکھتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا پالنے سے فرشتوں کے آنے میں حرج ہوتا ہے۔ یا آنے جانے والوں کو اس کے بھونکنے

سے تکلیف ہوتی ہے۔یا پالنے والوں کے کپڑے اور برتن نجس (پلید) ہوتے ہیں۔

امام نوویؒ کی اس شرح سے یہ بھی علم ہو جاتا ہے کہ اسلامی معاشرہ میں کتّے کو نجس ہی سمجھا گیا ہے اور یہ واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اس کی وجہ سے کپڑے اور برتن نجس ہو جاتے ہیں۔

بے مقصد کتّوں سے نجات کا حکم

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِيْ أَقْطَارِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ تُقْتَلَ۔"

(مسلم کتاب المساقاۃ والمزارعۃ باب الامر بقتل الکلاب...)

حضرت ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتّے ہلاک کرنے کا ارشاد فرمایا اور مدینہ کی گلیوں میں انہیں مارنے کے لئے لوگ بھیجے۔

یعنی مدینہ کو بھی اس جانور سے خالی کرایا اور وہاں فرشتوں کے نزول کی راہ میں ایک ممکنہ روک دور کرنے کی کوشش فرمائی۔اس روایت سے اگلی روایت میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ شہر کے اور اس کے چاروں طرف کتّوں کا پیچھا کیا گیا پھر کوئی کتا ہم نہیں چھوڑتے تھے جسے مار نہ ڈالا ہو۔

مستثنیٰ کتّے

پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی بیان فرمودہ مزید وضاحت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ أَلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ...." (ایضاً)

کہ رسول اللہ ﷺ نے کتّوں کو ہلاک کرنے کا ارشاد فرمایا سوائے شکاری، بکریوں بھیڑوں اور مویشیوں کی رکھوالی والے کتّوں کے۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے تھے کہ کھیتی کی حفاظت کرنے والے کتّوں کا بھی استثنا ہے۔

صحیح مسلم کی شرح میں اس روایت کی تشریح میں امام نوویؒ تحریر فرماتے ہیں:

کتّوں کے پالنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے اور شکار یا کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لئے درست ہے۔گھر کی حفاظت کے لئے پالنے میں اختلاف ہے لیکن ان (مذکورہ استثناؤں) پر قیاس کر کے جائز ہے۔

(شرح امام نوویؒ زیر روایت ہٰذا)

اسی طرح اس پر قیاس کر کے یہ درست سمجھا گیا ہے کہ وہ خاص کتّے جو مجرم پکڑنے کے لئے یا تفتیشی کاموں کے لئے سدھائے جاتے ہیں یا نابیناؤں کی راہنمائی کرنے والے ہیں، بامقصد یعنی انسان کی خدمت کے لئے جو کام آنے والے کتّے ہیں، ان کا رکھنا جائز ہے۔

بامقصد کتّوں میں سے ایک قسم شکاری کتّوں کی ہے۔ احادیث میں ان کے بارہ میں وضاحتیں موجود ہیں۔چنانچہ مشہور سخی حاتم الطائی کے بیٹے طئی قبیلہ کے سردار عدی بن حاتم الطائی 10ھ میں مسلمان ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کتّوں کے ذریعہ شکار کے بارہ میں اسلامی تعلیمات دریافت کیں۔رسول اللہ ﷺ نے ان کے سوالات کے واضح جواب عنایت فرمائے۔اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ بامقصد اور خاص اغراض کے لئے کتّے رکھنے تو جائز ہیں، لیکن شوقیہ رکھنے سے نفرت کی گئی ہے لہٰذا اس سے گریز کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے اظہارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سے زائد بار بدکاروں کو کتّوں یا کتّیوں سے مشابہ قرار دیا ہے۔ایک جگہ فرمایا:

إِنَّ الْعِدَا صَارُوْا خَنَازِيْرَ الْفَلَا
وَ نِسَآئُهُمْ مِنْ دُوْنِهِنَّ الْأَكْلُبُ

(نجم الھدیٰ۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53)

کہ اسلام کے دشمن جنگلوں کے سؤر اور ان کی عورتیں (جو اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے) کتّیاں ہیں۔

اسی طرح آپؑ نے تحریر فرمایا:

"یورپ میں کتّوں کتّیوں کی طرح زنا کاری ہو رہی ہے۔"

(ست بچن۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 308)

آپؑ کی ایسی تحریروں میں گندے انسانوں کو اس جانور سے مشابہت دینے سے اس جانور سے واضح طور پر حقارت اور کراہت کا اظہار ہوتا ہے۔ان تحریروں اور اظہارات سے واضح ہے کہ ایسے جانور کو شوقیہ اور بے مقصد اپنے گھروں میں رکھنا گھر میں گند رکھنے کے مترادف ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے کتّوں کے بارہ میں انتہائی واضح طور پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

"آجکل کتّے کی تعریفِ وفاداری میں بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں حالانکہ اس جانور کے اخلاق نہایت قبیح اور مذموم ہیں۔شہوت، حرص، طمع میں بہت رذیل جانور ہے اور ان امور میں گرا ہوا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 8 تفسیر آیت 19 سورۃ الکہف)

آپؓ نے کتّے کی جن متعدد بدخصلتوں کا ذکر فرمایا ہے، انتہائی منفی اور بُری ہیں۔یعنی ایسے رذیل جانور کو اپنے گھروں میں پالنا جائز نہیں ہوسکتا کجا یہ کہ اسے قابلِ تعریف سمجھا جائے۔

کتّے کو صرف اس وجہ سے کہ وہ صرف وفادار ہے، مگر اس کی دیگر زیادہ منفی اور مکروہ خصلتوں کو نظرانداز کر کے گھروں میں رکھنے کا جواز ڈھونڈا جائے کوئی حکمت کی سوچ نہیں ہے۔انسان کو کتّوں سے وفاداری سیکھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے وفاداری تلاش کرنے اور اس کے تقاضوں کے مطابق اس خوبصورت صفت کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ہم میں سے ہر ایک کو رسول اللہ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے مقدّس خلفاء کی ہدایات کے مطابق خلافت اور نظامِ جماعت سے وفاداری بڑھانے کی ضرورت ہے۔

یہاں ضمنی طور پر ایک اور پہلو بھی پیش خدمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک تعلیم یہ بھی دی ہے کہ ایسی چیز جس کے فائدے بھی بیشک ایک سے زیادہ ہوں مگر اس کا نقصان اس کے نفع اور فوائد سے زیادہ ہو تو اس سے بچا جائے۔چنانچہ شراب اور جوئے

کی ممانعت کی ایک دلیل یہ دی کہ:

"اِثۡمُهُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا۔" (البقرۃ 220:2)

کہ ان دونوں (کے فائدے بھی ہیں مگر ان) کے نقصان ان کے فائدوں سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ انہیں اسلامی شریعت میں مسلمانوں کے لئے حرام قرار دے دیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کتّا پالنے کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

"کتّے کی تخلیق کا خاص مقصد ہے اور اگر اس مقصد کے لئے اسے رکھا جائے تو اچھا ہے۔ اور اگر اسے اس مقصد کے لئے نہ رکھا جائے جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور وہ صرف مہمانوں پر بھونکنے اور (دروازہ پر آ کر) بلانے والوں کے لئے خطرہ ہو تو کوئی فرشتہ یعنی فرشتہ سیرت انسان ایسے گھر نہیں آئے گا۔ یہ صورتحال یہاں انگلینڈ کی نسبت ہمارے ملک (پاکستان) میں بہتر سمجھی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اگر یہاں اگر کتّا کسی کو کاٹ لے تو اس کا جرمانہ بہت بھاری ہوتا ہے جس کی وجہ سے اسے خوب سدھایا جاتا ہے اور اسے ضبط میں رکھا جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں اور دنیا کے بہت سے غیر ترقی یافتہ ملکوں میں کھلے کتّے لوگوں کے لئے خطرہ کا باعث ہیں۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کتّے نے لوگوں کو کاٹا اور معلوم ہوا کہ وہ دیوانہ کتّا تھا۔

پس ایسی غیر یقینی صورتحال اور عدمِ تحفّظ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں بے مقصد کتّے رکھنے کی حوصلہ شکنی فرمائی ہے۔"

(انگلش سے ترجمہ)

Is it forbidden to keep dogs?

You know the dogs are created for a certain purpose. And if they are kept for a purpose they are good. And if they are not kept for a certain purpose, which they are created to perform, and only bark at the guests, and are a source of danger to the callers, then no angel, that is no angelic person, no gentleman, would knock at such a door.

Now this is much better understood in our country than here in England. Because here, the penalty, if your dog bites someone is so heavy, they have to train it so very well, that it's kept under its control.

But in our country, there are in so many underdeveloped countries, in fact in the majority of the countries of the world, the dogs are a source of danger to the visitors if they are unchained.

And sometimes, and many times, it so happens that people are bitten, and sometimes the dog is proved to be a red dog.

So because of that general situation of certainty and insecurity, the Holy Prophet SAW discouraged keeping of dogs without a purpose.

(Hz Khalifatul Masieh IV rh)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ناصرات الاحمدیہ یوکے کی ملاقات کے دوران ایک بچی نے سوال کیا کہ ایسے پالتو کتّے جنہیں نابینا افراد کی راہنمائی کے لئے تربیّت دی جارہی ہو، کیا انہیں گھروں کے اندر رکھنے کی اجازت ہے؟ اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"کتّوں کو سیکیورٹی یا املاک کی حفاظت کے لئے، شکار کے لئے یا پھر نابینا افراد کی راہنمائی کے لئے رکھنا جائز ہے۔ لیکن انہیں اپنے کمروں میں، بیڈ رومز میں، لیونگ رومز اور ڈائیننگ رومز میں نہیں آنے دینا چاہیئے۔ ان کے لئے گھر کے باہر رہنے کی جگہ بنائیں۔ آپ ان کو باہر واک کے لئے لے جاسکتے ہیں لیکن انہیں گھروں کے اندر مت لائیں۔"

(بحوالہ الحکم مورخہ 17 ستمبر 2021ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان جوابات سے کتّے پالنے کے بارہ میں حقیقتِ حال اور معیّن تعلیم واضح ہے کہ بے مقصد کتّوں کو محض شوق سے گھروں میں پالنا جائز نہیں ہے۔ خاص مقاصد اور ضرورتوں کے لئے مخصوص قسم کے کتّے رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر انہیں بھی گھروں کے اندر آنے کی اجازت نہیں۔ ان کے رکھنے کی جگہ باہر صحن وغیرہ میں ہو۔

الغرض اس تفصیلی بحث سے کتّوں کی درج ذیل دو قسمیں واضح ہوتی ہیں:

اوّل: بے مقصد کتّے، جن کی مثال برائی اور قابلِ نفرت اعمال کے ضمن میں دی گئی ہے۔ ان میں محض شوقیہ پالتو کتّے بھی شامل ہیں۔

دوم: بامقصد اور انسان کے کام آنے والے خاص قسم کے سدھائے ہوئے کتّے مثلاً شکار، ریوڑ کی نگرانی، حفاظت اور سیکیورٹی، زمینوں کی نگہداشت، جرائم کی تفتیش اور نابیناؤں کی رہنمائی وغیرہ کے لئے سدھائے ہوئے کتّے۔

پہلی قسم میں مذکور عام کتّا ہے جو ایک ناپسندیدہ بلکہ ضرر رساں، نقصان دہ اور قابلِ نفرت جانور ہے۔ قرآن کریم، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء اور ائمّہ سلف کے نزدیک اسے ناپسندیدہ، نجس اور قابلِ نفرت قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی قربت سے بچنا چاہیئے۔ اس سے دور رہنا اور اپنے گھروں کو اس سے پاک رکھنا ہمارا فرض ہونا چاہیئے۔

دوسری قسم کے کتّے صرف ضرورت کے تحت رکھے جا سکتے ہیں، شوق کے لئے نہیں۔ لیکن انہیں بھی گھر کے باہر صحن میں رکھا جاسکتا ہے۔ گھر کے کمروں میں آنے کی اجازت نہیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے واضح فرمایا ہے۔

یہاں ہر ایک شخص جس نے اپنے گھر میں کتّا پالا ہو، اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ اس کا کتّا ریوڑ کی حفاظت کے لئے ہے، یا اپنی سیکیورٹی کے لئے، فصلوں کی حفاظت کے لئے ہے یا نابینے کی رہنمائی کے لئے یا کہ تفتیشی غرض وغیرہ کے لئے۔ مگر یہ بات

پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ مذکورہ بالا اغراض میں سے ایک بھی ایسی غرض نہیں ہے کہ جس کے لئے ہمارے گھروں میں کتّا رکھا جاتا ہے۔ تو پھر لازماً یہ کتّا شوقیہ کتّا ہے جسے رکھنا جائز نہیں ہے۔ یہ ایک دینی مسئلہ ہے اور اس پر دینی مسئلہ کے طور پر ہی عمل ہونا چاہئے۔

ایک اور ضروری پہلو
(منفی امور میں غیر قوموں کی نقل)

شوقیہ کتّا پالنے کا رجحان یہاں مغربی ممالک میں آ کر زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک یہ کہ یہاں ہر طرح کی آزادی ہے اور دوسرے یہ کہ یہاں کے باشندوں کی تقلید اور ریس میں اسے پالا جاتا ہے اور اس سے محبت ظاہر کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ مدّ نظر رہے کہ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"

(سنن ابی داؤد۔ کتاب اللباس باب فی لُبس الشُّھرۃ)

کہ جو کسی قوم سے مشابہت بنائے وہ انہیں میں شمار ہوجاتا ہے۔

اس تعلیم میں بہت قابلِ فکر پہلو بتایا گیا ہے کہ اگر کسی قوم کی تقلید یا تشبیہ میں بے مقصد یا شوقیہ کوئی بُرے کام کرنے لگیں یا ان کے ناپسندیدہ لباس اور حلیوں میں مشابہت اختیار کرنے لگیں تو ہم ان کی دوسری بدعادات کو اپنانے میں کوئی عار نہیں سمجھیں گے۔ اس طرح اسلامی اخلاق کی بجائے ان جیسے اخلاق اپنانے شروع کر دیں گے۔ چنانچہ رفتہ رفتہ اسلامی اخلاق اور اسلامی قدروں سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تم غیر قوموں کی تقلید نہ کرو...... خبردار!!!
تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی رِیس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہی کے نقشِ قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اُس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 23)

پس ان قوموں کے ناپسندیدہ بُرے کاموں کی تقلید اور رِیس انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی شریعت کی تعلیمات اور سچائیوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کی توفیق بخشے۔

*****

از ارشاداتِ مسیح موعود علیہ السّلام

"کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء، صفحہ 20 بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے، صفحہ 1002)

اللہ سے بندے کو ملا دیتے ہیں روزے

اِک شمع سی سینے میں جلا دیتے ہیں روزے
راتوں کو سماں دِن کا دکھا دیتے ہیں روزے

سوئی ہوئی تقدیر جگا دیتے ہیں روزے
مولا کی اطاعت کا مزا دیتے ہیں روزے

آنکھوں پہ نہیں رہتا کوئی نفس کا پردہ
انسان کو انسان بنا دیتے ہیں روزے

آلائشیں دُھل جاتی ہیں سب قلب و نظر کی
کچھ روح کو اس طرح جِلا دیتے ہیں روزے

اُٹھتی ہیں مساجد سے تلاوت کی صدائیں
اللہ کا پیغام سنا دیتے ہیں روزے

ڈھل جاتا ہے دل عجز کے سانچوں میں کچھ ایسا
چنگل سے تکبر کے چھڑا دیتے ہیں روزے

ہے جس کے لئے خلدِ بریں منزلِ آخر
اُس راہ پہ ہستی کو لگا دیتے ہیں روزے

اِک نُور سا ہر سمت برستا ہے فضا میں
تطہیر کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں روزے

روحوں میں اُترتی ہے صدا "مُلہِم حق" کی
اللہ سے بندے کو ملا دیتے ہیں روزے

ہوتا ہے کچھ اس طرح درِ لطف و کرم وا
جو مانگے کئی اُس سے سوا دیتے ہیں روزے

محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم و مغفور

بھنگ (Marijuana) کے متعلق سیر حاصل گفتگو

تحریر مکرم ملک فضل مسعود صاحب، ترجمہ و تشریح از مکرم عاطف وقاص صاحب

سوال یہ ہے کہ ماریوانا یعنی بھنگ کو تفریح اور لطف کے لئے استعمال کئے جانے کو قانونی طور پر جائز قرار دینے کو اسلام کس نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی اسلام کی اخلاقی تعلیم اور طرز زندگی میں کیا حیثیت ہے؟

ہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں کہ سورۃ البقرہ آیت نمبر 220 میں اللہ تعالیٰ نے خمر سے منع فرمایا ہے۔ خمر کا عمومی ترجمہ شراب یا الکوحل سے تیار کردہ مشروبات کیا جاتا ہے۔ تاہم خمر کے بنیادی معنوں میں پوشیدگی اور چھپا ہونا شامل ہے۔ یہ معنی اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ خمر کا لفظ اللہ تعالیٰ نے اس لئے استعمال فرمایا ہے تا کہ اس میں ایسی تمام نشہ آور اشیاء آجائیں جو انسان کے ہوش وحواس پر چھا جاتی ہیں اور گویا اس کے اوپر ایک پردہ ڈال کر اسے حقیقی دنیا سے دور کر دیتی ہے۔ اسی آیت میں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ تمھارے لئے ان اشیاء میں کچھ فوائد بھی ہیں لیکن ان اشیاء کے نقصانات ان فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

> ”نشے منع ہیں کیونکہ وہ لوگوں کے لئے نقصان دہ ہیں۔ اسلام میں ہر وہ چیز حرام ہے جو انسان کو تقویٰ سے دور کرتی ہے۔“

بھنگ کے پودے کے کئی اجزا نشہ کی غرض سے استعمال ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر استعمال کئے جانے والے اجزا ٹیٹرا ہائڈرو کینابینول (Tetrahydrocannabinol THC) اور کینابیڈول (Cannabidiol CBD) ہیں۔ ہم اس مضمون میں ان الفاظ کے مخفف یعنی abbreviation استعمال کریں گے۔ THC زیادہ تر لطف و سرور کے حصول کے لئے استعمال ہوتا ہے جبکہ CBD کا استعمال ادویات میں ہوتا ہے۔ THC ہمارے ہوش وحواس پر چھا جاتا ہے اور ہم اپنے اردگرد کے ماحول کو صحیح طرح سمجھ نہیں پاتے حقیقی دنیا سے دور ہو جاتے ہیں۔ CBD کا استعمال بطور ادویات مرگی، بائی پولر ڈپریشن یعنی تیزی سے پہلو بدلتی ہوئی ذہنی مایوسی اور کینسر وغیرہ کے علاج میں ہوتا ہے اسی طرح شدید آٹزم کے شکار بچوں میں بھی یہ ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔

کینیڈا میں ماریوانا یعنی بھنگ کے استعمال کو قانوناً جائز قرار دینے سے یہ الکوحل کے بعد سب سے زیادہ استعمال ہونے والا قانوناً جائز نشہ بن گیا ہے۔ سب سے زیادہ قابل فکر وہ رپورٹ ہے جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ نارتھ امریکہ کی آبادی کا ایک تہائی حصہ یعنی ہر ۱۰۰ افراد میں سے کم از کم 33 افراد اپنی زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں ماریوانا کا استعمال کر چکے ہیں۔ اس نشے کے چند مشہور نام ویڈ، پوٹ، سپلفس، کے ٹو، اور سپائس ہیں۔ گزشتہ 30 برسوں میں اس نشے کا استعمال سب سے زیادہ کیا گیا ہے۔ آجکل 13 سے 19 سال کی عمر کے نوجوانوں میں اس کا استعمال تمباکو سے بھی زیادہ ہے۔

ماریوانا کے استعمال کے کئی طریقے ہیں جن میں سے چند ایک یہاں بیان کرتے ہیں:

1۔ تمباکو نوشی یا سگرٹ کی طرح خشک بوٹی کی جڑیں اور پھول کسی پائپ وغیرہ میں بھر کر یا رول کر کے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جسے جائینٹ کہتے ہیں۔

2۔ کاغذ کی بجائے بیٹری وغیرہ سے جلنے والی سگرٹ میں اس کا محلول یا قوام بھر کر استعمال کیا جاتا ہے جسے ویپنگ کہتے ہیں۔

3۔ کھانے کی اشیاء جیسے ٹافیوں یا کینڈیز وغیرہ میں اس کے اجزا شامل کیے جاتے ہیں۔

4۔ ایسے مشروبات کی شکل میں پیتے ہیں جن میں ماریوانا ڈالا گیا ہوتا ہے۔

5۔ ماریوانا سے بنے تیل اور عطر جنہیں جلد پر ملا جاتا ہے۔

کیا ماریوانا یا بھنگ کے نشے کا انسان عادی ہو جاتا ہے؟

یہ سوچ بے بنیاد اور غیر حقیقی ہے کہ ماریوانا کا استعمال انسان کو نشے کا عادی نہیں بناتا۔ اس کا متواتر استعمال انسان کو اس کا عادی کر دیتا ہے۔ یعنی پھر انسان باوجود معاشرتی طور پر اور صحت کے حوالے سے نقصانات اٹھانے کے، اس قابل نہیں رہتا کہ وہ خود کو اس کے استعمال سے روک سکے جس کی ایک بڑی وجہ وہ تکلیف ہے جو اس کو چھوڑنے سے ہوسکتی ہے۔ اگرچہ وہ عارضی ہوتی ہے اور قوت ارادی اور بعض ادویات کے ذریعے اس کو چھوڑنے کے نتیجے میں پیدا ہونے والے صحت کے مسائل جیسے کم خوابی، بے چینی، غصہ، بیزاری، بھوک نہ لگنا وغیرہ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ اتنا آسان اور خوشگوار نہیں ہوتا جتنا سننے یا پڑھنے میں لگتا ہے۔ جو لوگ کم عمری میں اس کا استعمال شروع کرتے ہیں وہ اس کے عادی ہو جاتے ہیں انہیں اس کا نقصان زیادہ ہوتا ہے۔

مبلغین اور والدین کا اس کی روک تھام میں کردار

والدین بشمول مربیان نوجوانوں کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ ماریوانا کے بد اثرات اور خطرات کو جان سکیں۔ اگر ہم کم عمری ہی سے ماریوانا کے نقصانات سے بچوں کو آگاہ کریں تو بچے بہتر فیصلے لینے کے قابل ہو جاتے ہیں اور اس طرح وہ ایسی نشہ آور اشیاء اور ان کے نقصانات سے بچ سکتے ہیں۔

ماریوانا پر گفتگو کرنے کے کچھ طریقے

1۔ والدین اس حقیقت کو قبول کریں کہ آجکل ہمارے ماحول میں ماریوانا کا استعمال بہت زیادہ ہے۔ یعنی کبوتر کی طرح

بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند نہ کریں اور نہ مغربی ترقیات کو دیکھ کر غیر منطقی خوش فہمیوں میں مبتلا ہوں۔ بلکہ اس مشکل کا مقابلہ دعا، عقل، علم، اہل علم اور طبی ماہرین کے مشورہ سے کریں۔

2۔ ماریوانا کے استعمال کو قانونی طور پر جائز قرار دینے سے اب اس کا استعمال ہمارے معاشرے میں ایسے مواقع پر بھی کیا جارہا ہے جہاں نشہ کرنے جیسے عمل کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا تھا، اور وہاں سے آپ کے بچے کو اس کی عادت باسانی لگ سکتی ہے۔ جیسے تعلیمی ادارے، مختلف بظاہر معصوم اور بے ضرر تقریبات اور دوستوں کی روزمرہ ہونے والا عام میل جول۔

3۔ بچوں سے بات کرکے جاننے کی کوشش کریں کہ ماریوانا کے استعمال کے مواقع کے بارے میں وہ کیا جانتے ہیں۔ اس طرح آپ کو علم ہوجائے گا کہ یہ خطرہ کہاں کہاں موجود ہے۔

4۔ جب آپ کے بچے ماریوانا سے متعلق اپنے تجربات، جذبات و احساسات بیان کریں تو مداخلت، غصہ اور تنقید کیے بغیر ان کی بات سنیں۔ اس طرح بچے آپ کو زیادہ سے زیادہ معلومات دیں گے۔ جب یہ گفتگو ختم ہوجائے اور بچے کسی اور کام میں مصروف ہوجائیں تو والدین رازدارانہ طور پر حکمت عملی تیار کریں کہ کس طرح اس نشے سے بچوں کو بچانا ہے اور اگر خدانخواستہ کوئی بچہ اسے استعمال کر رہا ہے تو کس طرح اس میں اس عادت کے خلاف شعور پیدا کرنا ہے۔ یہ کام علم، تحمل، دعا اور صبر چاہتا ہے۔ نیز جیسے انسان طبیب سے جھوٹ بول کر ہلاک ہوجاتا ہے اسی طرح مربیان ہمارے روحانی، نفسیاتی، معاشرتی اور تربیتی طبیب ہیں پس ان سے بات کرنے میں کوئی عار نہ سمجھیں اور ان سے اس درد کے نسخے سیکھیں۔ مربیان اور ذمہ داران کو ایسے معاملے میں بہت رازداری برتنی چاہیئے کیونکہ مغربی سرمایہ دارانہ ممالک میں آپ کا مقابلہ ایک ایسی ذہن ساز تعلیم سے ہے جو مادر پدر آزادی، اور ذاتیات سے متعلق خطرناک حد تک پرائیویسی کو فروغ دینے پر مبنی ہے۔

5۔ ماریوانا کے نقصانات اور اس کے استعمال سے درپیش آنے والے خطرات پر بچوں سے بات کریں۔ یہ گفتگو بھی انہیں اصولوں کے مطابق کریں جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی سنت بھی ہے کہ آپؐ مجلس میں کسی برائی پر عمومی رنگ میں کسی کا نام لئے بغیر بات کرتے تھے۔ جیسے بعض لوگ ایسا کرتے ہیں۔ آجکل ایسا بہت ہو رہا ہے وغیرہ۔ اس طرح ماحول میں بدمزگی پیدا نہیں ہوتی اور جس کا رجحان اس برائی کی طرف ہو وہ دل میں جان لیتا ہے کہ یہ غلط ہے۔ بعض اوقات دوسرے بہن بھائی ناسمجھی یا سبقت لے جانے کے لئے ایسے بھائی یا بہن کی طرف اشارے کرتے ہیں یا اس کا نام لیتے ہیں جو ایسا رجحان رکھتا ہو تو ایسے موقع پر والدین تجاہل عارفانہ سے کام لیں گویا انہوں نے کچھ نہیں سنا اور نہ دیکھا۔ جس بچے میں ایسا رجحان ہو اس سے اپنا تعلق بڑھائیں اور اس کی تعریف کریں اسے اپنے قریب کریں اس کا اعتماد جیتیں اسے یقین ہوجائے کہ اگر میں اپنی کوئی بات بھی والدین سے کروں گا تو وہ مجھے نہ ماریں گے نہ برا بھلا کہیں گے نہ رشتہ داروں میں مجھے بدنام کریں گے۔ پس اس طرح آپ حضرت امام مہدیؑ کی تعلیم کے مطابق سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کریں گے اور اس کے دل تک راہ بنانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ یہ سرجری کے عمل سے پہلے بیہوش کرنے جیسا ہے۔

6۔ ایسے طریقے تلاش کرنے میں لگے رہیں کہ کس طرح ایسی جگہیں جہاں ماریوانا، الکوحل اور دیگر نشہ آور اشیاء نام نہاد قانونی شکل میں استعمال ہوتی ہیں، وہاں ہوتے ہوئے بھی ان سے بچا جاسکتا ہے۔ جیسے بچوں کو سمجھایا جاسکتا ہے کہ اسکول بریک میں دوستوں کے ساتھ بلاوجہ اسکول کی عمارت سے باہر کسی پلازہ میں مت جائیں، اسکول کی عمارت یا کسی بھی پلازہ وغیرہ کی عمارت کے پچھلی طرف مت جائیں کیونکہ عام طور پر انسان شر اور گناہ کے لئے چھپنے کی جگہیں ڈھونڈتا ہے۔ پس پوشیدہ جگہوں پر ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جو نشہ کرتے بھی ہیں اور بیچتے بھی ہیں۔

7۔ معلومات حاصل کرنے کے بعد اپنے بچوں سے اس موضوع پر بات کریں کہ وہ کس طرح خود کو اور دوسروں کو جو ماریوانا کو محض تفریح کے لئے استعمال کرتے ہیں، ان تباہیوں سے بچا سکتے ہیں جو صحت، مال اور ذہنی صلاحیت کو تباہ کردیتی ہیں۔ یعنی یہ سیکھیں کہ کس طرح اوّل اس نشے سے بچا جاسکتا ہے اور دوم اگر کوئی اس عادت میں مبتلا ہے تو تدریجاً اس سے چھٹکارا پانے کے لئے نیز اس دوران ہونے والے کسی بھی قسم کے نقصان سے بچنے کے لئے اس کے پاس کیا کیا حل موجود ہیں۔

اگر آپ کو شبہ ہو کہ کوئی ماریوانا استعمال کر رہا ہے تو تشخیصی نکتہ نگاہ سے مندرجہ ذیل علامات پر نظر رکھیں:

1۔ اگر کوئی بلاوجہ احمقانہ باتیں یا کام کر رہا ہو اور آپے سے باہر ہو رہا ہو۔ جیسے اول فول کہنا، ناقابل فہم حرکتیں کرنا وغیرہ۔

2۔ اگر کسی میں چڑچڑا پن پیدا ہوجائے یا بیزاری، بدمزاجی بڑھ جائے۔

3۔ اگر کوئی کاموں میں دلچسپی کھو دے اور باوجود توجہ دلانے کے اسے کام میں، پڑھائی میں اور معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی لگن نہ ہو۔

4۔ اگر کسی قریبی میں آپ نوٹ کریں کہ وہ فوراً پہلے کی بات بھول جاتا ہے۔ یعنی اس کی یادداشت کمزور ہوگئی ہے یا اس کا دماغ غیر حاضر رہتا ہے۔

5۔ اگر آپ کسی کو دیکھیں کہ اس کے پاس سگرٹ سلگانے والا لائیٹر ہے، تمباکو بھر کر پینے والا پائپ ہے، ویپ پین ہیں یا تمباکو بھرنے والے کاغذ کے بنے سگرٹ نما رولز ہیں۔

6۔ اگر آپ کسی کو دیکھیں کہ وہ جب گھر آیا ہے تو اس کی آنکھیں شدید سرخ ہیں۔

7۔ اگر کسی کو دیکھیں کہ وہ وقت بے وقت کچھ کھانے کی شدید خواہش رکھتا ہے۔ یعنی کھانے کا مخصوص وقت کے علاوہ اسے بار بار بھوک لگتی ہو۔

8۔ اگر آپ کسی کو دیکھیں کہ پیسے چراتا ہے یا اس کے پاس پیسے ہیں مگر اس کے پاس جواب نہیں کہ وہ کس نے اور کیوں دیئے ہیں اور کہاں سے ملے ہیں۔

نوٹ: تاہم یہ تمام علامات ملا کر دیکھنی ہوں گی کیونکہ انفرادی طور پر ان علامات کی اور بھی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ مثلاً آنکھیں الرجی سے بھی سرخ ہوجاتی ہیں، بار بار بھوک لگنا نشونما، شوگر یا محض ایک عادت کے باعث بھی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح سکرین ٹائم بڑھ جانے سے بھی غیر حاضر دماغی اور کمزور یادداشت جیسے امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔ پس کسی نتیجے پر پہنچنے میں جلدی نہ کریں اور سیاق و سباق ملا کر علامات کو دیکھیں،

روزمرہ کے معمولات پر نظر رکھیں۔

ماریوانا کے بد اثرات

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ماریوانا الکوحل اور دوسری نشہ آور اشیاء سے نسبتاً کم نقصان دہ ہے۔ تاہم تحقیق سے ثابت ہے کہ ماریوانا سیکھنے، محسوس کرنے اور صحت کے معاملات کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے۔

ماریوانا کا مختصر وقت کے لئے استعمال مندرجہ ذیل نقصانات پہنچاتا ہے:

1۔ اسکول میں مشکلات پیش آنا۔

2۔ یادداشت اور توجہ مرکوز رکھنے میں مشکلات پیش آنا۔

3۔ حد سے بڑھا ہوا غصہ۔

4۔ ڈرائیونگ کرتے ہوئے حادثات کرنا۔

5۔ الکوحل اور دیگر نشہ آور اشیاء کے استعمال کی خواہش پیدا ہوجانا۔

6۔ جنسی تعلقات میں خطرناک رویے۔

7۔ ذہنی امراض کی پوشیدہ علامات میں اضافہ جیسے بدمزاجی، تبدیلیٔ مزاج اور خودکشی کا رجحان۔

8۔ پاگل پن کا خطرہ بڑھ جانا جیسے عجیب وغریب آوازیں آنا، شکلیں، ہیولے نظر آنا وغیرہ۔

9۔ ڈاکٹر کی تجویز کردہ ادویات کے اثرات کو زائل کرنا یا بڑھادینا۔

طویل عرصہ تک ماریوانا کا استعمال اور اس کے نتائج

1۔ نشے کے حصول کے لئے نشے کی مقدار بڑھادینا یا مزید خطرناک نشہ آور اشیاء پر لگ جانا جیسے کوکین وغیرہ۔

2۔ ذہنی استعداد اور صلاحیت کا کم ہوجانا۔

3۔ سانس لینے میں دشواری جیسے کھانسی، سینے کا آواز دینا، جسمانی محنت میں مشکلات پیش آنا اور بعض صورتوں میں پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا ہوجانا۔

4۔ لگن اور جستجو کی شدید کمی کا شکار ہوکر پڑھائی اور پیشہ وارانہ کاموں میں کوتاہی، کمی اور تنزلی۔

5۔ ذہنی امراض جیسے شیزوفیرینیا، ڈیپریشن، خوف، غصہ، چڑچڑاپن، بے چینی، بیزاری، بدمزاجی اور خودکشی کا خطرہ۔

کیا ماریوانا کا کوئی اچھا پہلو بھی ہے یعنی کیا اس کا کوئی فائدہ بھی ہے

ماریوانا یا بھنگ کے پودے میں بہت سے پیچیدہ طبی عناصر ہیں۔ ان میں سے بعض عناصر علاج اور ادویات بنانے میں بھی استعمال ہوتی ہیں۔ تاہم ماریوانا کی عام آدمی تک آسان دستیابی چاہے وہ قانونی ہو یا غیر قانونی صرف اور صرف ذہنی اور جسمانی نقصانات کا باعث ہے۔

وہی امراض جن میں ماریوانا فائدہ دے سکتا ہے ان کے لئے بہت سی اور ادویات بھی موجود ہیں جن سے علاج کیا جاتا ہے اور امراض کی شدت کو کم کیا جاتا ہے۔ پس خود سے اپنے لئے دوائی کے طور پر ماریوانا کا استعمال تجویز کرلینا انتہائی نامناسب اور غلط ہے اور اس کے نتیجے میں صحت کو شدید نقصانات پہنچ سکتے ہیں جن سے ہر قیمت پر بچنا چاہیے۔ (NIDA, 2018)

نتیجہ

ماریوانا کو قانونی حیثیت حاصل ہوجانے سے اس کا استعمال بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ تاہم یاد رکھنا ہوگا کہ ماریوانا کا استعمال طویل مدتی بد نتائج پیدا کرتا ہے۔ ہمارے نوجوان بالکل نہیں سوچتے کہ ماریوانا استعمال انہیں کن مشکلات میں مبتلا کردے گا۔ پس بہت ضروری ہے کہ اس کے خطرات پر بات کی جائے اور اس بات چیت کو وقتاً فوقتاً جاری رکھا جائے۔ یہ سمجھنا بھی بہت ضروری ہے کہ اگر آپ کا لڑکا یا لڑکی اس کے عادی ہوگئے ہیں تو ان پر غضبناک ہونے سے معاملات مزید بگڑ جائیں گے۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ اس بد عادت سے چھٹکارا پانے میں اپنے بچے کی مدد کریں، دعا کریں۔ مدد مانگنے میں کوئی عار نہ سمجھیں، یہ کوئی باعث شرم یا باعث ندامت بات نہیں ہے بلکہ بطور والدین مدد لے کر اپنے بچے کو ایسی بد عادت سے نکالنا اس بات کا ثبوت ہوگا کہ آپ فرض شناس والدین ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نے نور بصیرت عطا کی ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس فلسفہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں:

”مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ نشہ کرنے والے انسان سے دشمنی نہیں کرنی بلکہ مقصد اس کو بچانا ہونا چاہئے۔“

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی بری لت سے محفوظ رکھے۔ اپنے گردونواح کے ماحول کا صحیح طرح سے جائزہ لینے کی توفیق دے۔ اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں بصیرت اور حکمتِ عملی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے اور ان کی تربیت کرنے کے لئے درد دل سے مسلسل دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عباداتِ ماہِ رمضان

رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ پہلے تو روزہ ہے دوسرے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر قیام اللیل یعنی رات کے نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ تیسرے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ہے۔ چوتھے سخاوت اور پانچویں آفاتِ نفس سے بچنا ہے۔ ان پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ عباداتِ ماہِ رمضان کہلاتی ہیں۔

(خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 954)

میرے خسر مکرم نذیر احمد صاحب خادمؔ مرحوم کا مختصر ذکرِ خیر

(سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم آفتاب انور صاحب، سیسکاٹون

آج مجھے اپنے جس پیارے عزیز کا ذکرِ خیر کرنا ہے اور جن کے لئے پہلی دفعہ کسی بھی جماعتی اخبار و رسائل میں اپنی تحریر بھیج رہا ہوں وہ ہیں میرے خسر بزرگوار محترم نذیر احمد خادمؔ صاحب سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ آپ 6/ فروری 2021ء بروز ہفتہ معمولی سی علالت کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اُسی روز آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ قطعہ نمبر 4 میں ہوئی۔ آپ کی وفات کو ایک سال سے اوپر کا عرصہ گزر چکا ہے مگر ابھی بھی یوں لگتا ہے کہ ابھی فون کی گھنٹی بجے گی اور آپ ہم سب کی خیریت پوچھیں گے اور خاص طور پر جمعہ کی رات کو کہ بیٹے کیا آپ سب نے پیارے آقا کا خطبۂ جمعہ سنا ہے؟ آپ کی خلیفۂ وقت سے بے پناہ محبت اور اخلاص و وفا کا تعلق، نظامِ جماعت کی اطاعت و احترام اور دیوانہ وار خدمت دین نے مجھے قلم کو جنبش دینے پر مجبور کیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار، ہمدرد و خیر خواہ، خلیق و ملنسار، اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل کرنے والے، اور قرآن کریم سے والہانہ عشق کرنے والے اور عالم باعمل انسان تھے۔ آپ کو اوائل عمر سے لے کر وفات تک مختلف جماعتی ذمہ داریوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے ان تمام ذمہ داریوں کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ”اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو۔“ (سورۃ النحل 92:16) کماحقہ نبھایا۔ گو کہ آپ واقفِ زندگی نہیں تھے مگر آپ نے پوری زندگی ایک واقفِ زندگی کی طرح گزاری۔ قلم سے تو آپ کا خاص ہی رشتہ تھا۔ آپ کی جنبش قلم سے سینکڑوں علمی و ادبی مضامین نکلے جو مختلف جماعتی اخبار و رسائل کی زینت بننے کے ساتھ ساتھ افرادِ جماعت کے ازدیادِ علم و ایمان کا باعث بھی بنتے رہے۔ اسی لئے بہت سے افرادِ جماعت آپ کو آپ کی تحریروں کی وجہ سے جانتے تھے۔ ہمارے احمدیہ گزٹ میں بھی آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ آپ کی ایک کتاب ”نورِ فرقاں“ کے نام سے شائع ہوئی۔ میں جب سات، آٹھ سال کا تھا تب سے آپ کو جانتا ہوں۔ آپ اس وقت قائد ضلع بہاول نگر تھے اور ہمارے گاؤں 166 مراد آیا کرتے تھے۔

مکرم نذیر احمد صاحب خادمؔ مرحوم

آپ کی دامادی کا شرف تو خاکسار کو بہت بعد میں جا کر ہوا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تقریر اور تحریر میں خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ جب تقریر کرتے تھے مجال ہے کہ ہال میں ذرا سا بھی شور ہوتا، تمام مرد وزن آپ کی تقاریر بڑے انہماک اور توجہ سے سنتے تھے۔ ہمارا گاؤں 166 مراد سارے کا سارا احمدی گھرانوں پر مشتمل ہے اور سب ایک دوسرے کے رشتے دار ہیں۔ یہاں پر ایک بڑی خوبصورت وسیع و عریض مسجد ہے۔ جب بھی پتا چلتا کہ خادم صاحب آئے ہوئے ہیں جلسہ جات ہوتے یا جمعہ کا دن ہوتا سب کشاں کشاں مسجد کی طرف چل پڑتے یہاں تک کہ ہماری مائیں اور بہنیں بھی آپ کی ولولہ انگیز تربیتی تقاریر اور خطبۂ جمعہ سننے کے لئے مسجد کی طرف روانہ ہوتیں۔ اور پھر گھر آ کر آپ کی تقریر میں سے اہم نکات پر باتیں کرتیں اور بچوں کو سمجھاتیں۔ مجھے یاد ہے کہ ہم ٹوپی پہنے بغیر ہی مسجد میں نماز پڑھنے جاتے تھے۔ پہلی دفعہ جب آپ ہمارے گاؤں آئے تو ہمارے چچا انا نصرت ناصر صاحب مرحوم جو اس وقت صدر جماعت تھے، سے کہنے لگے کہ تمام اطفال اور خدام کے لئے ٹوپیاں خریدیں پھر آپ جب بھی آتے اس بات کی نگرانی کرتے کہ ہم جماعتی پروگراموں اور نمازوں کے دوران ٹوپیاں پہنتے ہیں۔ مجھے ابھی تک یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ جب خادم صاحب نے ہمیں پہلی دفعہ ٹوپیاں پہنائیں ہم سب بچے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے اور خوب ہنستے۔ کیونکہ ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا ہمارے لئے بالکل نئی چیز تھی۔ آپ کا ہم سب پر بہت بڑا احسان ہے جس کا صرف میں ہی معترف نہیں بلکہ 166 مراد کے تمام افرادِ جماعت احسان مند ہیں کہ خادم صاحب نے ہم سب کی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ نہ صرف ہمارے گاؤں میں تربیتی اجلاسات اور کلاسز کے انعقاد کے ذریعے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دورِ خلافت کے ان سالوں میں جب ابھی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا آغاز نہیں ہوا تھا آپ ضلع بہاول نگر کی ہر چھوٹی بڑی مجلس میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبۂ جمعہ کی کیسٹس پہنچاتے اور اس بات کی نگرانی کرتے کہ تمام افرادِ جماعت حضور کا خطبہ سنیں تا کہ ان کو خلافت سے دوری کا احساس نہ ہو اور سب خلافت سے جڑے رہیں۔ آپ نے تعلیمی، تربیتی کلاسز کے ساتھ ساتھ اطفال الاحمدیہ کے اجتماعات منعقد کرا کر ہمارے ننھے منے دلوں میں چھوٹی عمر سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلافت سے محبت اور گہری وابستگی، خلیفۂ وقت کا ادب و احترام اور نظام جماعت کے بارہ میں عشق و وفا کے بیج بو دیئے تھے۔ جس کے لئے نہ صرف ہم بچے (جو اب بڑے ہو چکے ہیں) بلکہ ہمارے والدین بھی خادم صاحب کے احسان مند اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔ آپ کی وفات کی اچانک خبر سن کر شاید ہی ہمارے گاؤں کا کوئی فرد ہو گا جس نے خادم صاحب کے بچوں سے دلی تعزیت نہ کی ہو گی

اور آپ کے احسانوں کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے دعا نہ کی ہوگی۔ آپ ہی کی کوششوں اور کاوشوں سے ہمارے گاؤں میں ربوہ سے بڑے بڑے بزرگانِ سلسلہ کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سے بھی بزرگ ہستیاں آئیں۔ ہم سب افرادِ جماعت آپ کو خادم صاحب ہی کہا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کا داماد بننے کے باوجود بھی منہ سے بے اختیار خادم صاحب ہی نکلتا تھا۔ آپ ہمارے گاؤں کو اپنا دوسرا گھر کہتے تھے۔ پھر یہیں پر آپ کی دونوں بیٹیاں بھی بیاہی گئیں۔ بڑی بیٹی کی شادی خاکسار کے ساتھ اور چھوٹی بیٹی میرے بھائی عزیزم ناصر محمود کی زوجیت میں آئیں۔ اس نئے رشتے کو بھی آپ نے خوب نبھایا۔ ہم دونوں بھائیوں کا اتنا احترام کرتے اور اتنی شفقت سے پیش آتے کہ ہمیں حیا آتی۔ اگر میں یہ کہوں کہ بالکل اپنے حقیقی بیٹوں کا سا پیار آپ نے ہمیں دیا تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔

ہمارے والدین، بھائی بہنوں اور ان کے بچوں تک کے ساتھ آپ کا اخلاص کا تعلق تھا۔ ہمارے خاندان میں کوئی ذرا سا بھی بیمار ہوتا تو جھٹ دوائی لے کر ہمارے گاؤں پہنچ جاتے۔ ہمارے عائلی معاملات میں آپ نے کبھی مداخلت نہیں کی بلکہ جب بھی اپنی بیٹیوں سے فون پر بات کرتے سب سے پہلے ہم دونوں بھائیوں کی خیریت دریافت کرتے۔ ہماری اس پچیس سالہ شادی شدہ زندگی میں مجھے ایک بھی موقع ایسا یاد نہیں جب میری بیوی اپنے والدین سے بات کر رہی ہو اور انہوں نے یہ پوچھا ہو کہ تمہارے میاں کا تمہارے ساتھ سلوک کیسا ہے؟ بلکہ ہمیشہ دونوں بیٹیوں کو یہی کہتے کہ اپنے میاں کا خیال رکھا کرو، ان کی عزت کیا کرو اور گھر کی فضا اور ماحول کو خوشگوار رکھا کرو۔

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے کہ صحبتِ صالحین اختیار کرو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے خسر کی صورت میں ایک صالح دوست عطا فرمایا۔ یہ آپ کی خلافت سے والہانہ محبت ہی تھی کہ آپ کی باتوں اور نصائح کے بعد خاکسار نے باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت اقدس میں خطوط لکھنے شروع کئے، قرآن کریم کو تین دفعہ ترجمہ کے ساتھ مکمل کیا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری کتب کو ایک دفعہ اور بعض کو بار بار پڑھنے کی توفیق ملی۔ خادم صاحب کے سارے بچے خطبۂ جمعہ بہت انہماک سے اور براہ راست سنتے ہیں اور یہ والدین کی تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ میں نے بھی شادی کے بعد اسی قدر ذوق و شوق سے خطبہ سننا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ میرے اس محسن پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ مجھے اور ان کی اولاد کو ان کی خوبیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خادم صاحب کے دادا چوہدری شاہ دین صاحب چٹھہ نے اس خاندان میں احمدیت کا جو چراغ جلایا تھا جس کی لَو کو آپ کے بیٹے چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ نے اپنی زندگی میں بڑھائے رکھا اور پھر میرے خسر محترم نذیر احمد خادمؔ صاحب نے اپنی زندگی کے آخری سانس تک خلافت احمدیہ سے عشق و وفا کرتے ہوئے اسے خوب بڑھاوا دیا اور اپنے بچوں کے دلوں میں بھی خلافت سے عشق و وفا کے بیج بوئے بلکہ کئی سعید روحیں آپ کی تبلیغ سے احمدیت کی آغوش میں آئیں۔

آپ نے پسماندگان میں اپنی اہلیہ ناصرہ صدیقہ صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب، نائب صدر مجلس انصار اللہ، مکرم نصیر احمد شاہد صاحب، مکرم تنویر احمد ناصر صاحب جرمنی، عزیزم ناصر احمد ندیم چٹھہ ربوہ، دو بیٹیاں خاکسار کی اہلیہ بشریٰ نذیر آفتاب، ریجنل صدر پریری ریجن اور عزیزہ صادقہ منورہ اہلیہ ناصر محمود بھٹی صدر جماعت سیسکاٹون ساؤتھ ویسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کا ایک نواسہ عزیزم ماہد شریف ناصر متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و محبت 5/مارچ 2021ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:

"نذیر خادم صاحب نے کالج کے زمانہ سے ہی خدمتِ دین کا آغاز کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریر و تقریر میں خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ جوانی سے لے کر زندگی کے آخری وقت تک تقریر و تحریر اور وعظ و نصیحت کے ذریعہ خدمت دین اور تبلیغ دین میں لگے رہے۔ خدام الاحمدیہ ربوہ میں معاون صدر رہے۔ پھر معتمد کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر نائب امیر ضلع بہاولنگر بھی رہے۔ نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ دار القضاء ربوہ کے قاضی بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی، ان کے بچوں کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19/مارچ 2021ء، صفحہ 15)

نجات فضل سے ہے

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ، سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی تقریبات کی چند جھلکیاں

نمائندہ خصوصی : مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا بھر میں ہر سال کامیابیوں اور کامرانیوں کی نئی منزلیں طے کر رہی ہے۔ان عالمگیر ترقیات کے ہمراہ جماعت احمدیہ کینیڈا بھی ہر شعبہ وسمت میں ترقی کی شاہراہوں پر گامزن ہے۔ان ترقیات کی ایک اکائی اس کا ترجمان رسالہ ماہنامہ ”احمدیہ گزٹ کینیڈا“ ہے ۔

”احمدیہ گزٹ کینیڈا“ کی ابتداء ماہِ جون 1972ء میں ہوئی۔ہاتھ سے لکھا جانے والا یہ ترجمان رسالہ چھاپہ خانوں اور کتابت کی منزلیں طے کرتا ہوا کمپیوٹر کے جدید تکنیکی ادوار میں رنگ اور نور کی بہاروں کا سماں نہ صرف آپ کی دہلیز پر بلکہ آپ کی کمپیوٹر سکرین پر پیش کر رہا ہے۔یہ رسالہ اسلام احمدیت کی تعلیمات کے ذریعہ تربیتی پہلو اُجاگر کرنے اور خلافت احمدیہ کے تازہ فرمودات احباب جماعت تک پہنچانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

پچھلے پچاس برسوں کے سفر میں احمدیہ گزٹ کینیڈا نے اللہ تعالیٰ کے انعام واکرام کے جو نظارے دیکھے اُن کا شمار کرنا تو ناممکن ہے لیکن اِس سنگ میل پر پہنچ کر خوشی اور تشکّر کا اظہار کرنے کے لئے احمدیہ گزٹ کی ٹیم کے ممبران اور مجلّہ سے منسلک تمام مخلصین نے 2022ء میں پورا سال تقریبات کا اہتمام کرتے ہوئے 2/فروری 2023ء کی شام ایوان طاہر میں اپنے تمام رضا کاروں کے اعزاز میں ایک عشائیہ کے ساتھ نئی منزلوں کی سمت روانگی کا پیمان باندھا۔

احمدیہ گزٹ کے سفر کی تاریخ

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ترجمان کا پہلا شمارہ جون 1972ء میں ”احمدیہ نیوز بلیٹن“ کے نام سے شائع ہوا جس کی شکل خبر نامہ کی سی تھی اور یہ دونوں زبانوں یعنی اردو اور انگریزی میں تھا جو ماہ اپریل 1975ء تک اسی نام سے شائع ہوتا رہا۔اس سے آگے تین، یعنی اپریل، مئی اور جون 1975ء کے شمارے ”دی مسلم آؤٹ لُک“ کے نام سے شائع ہوئے۔تاہم جولائی 1975ء سے اِس موقّر جریدہ کو ”احمدیہ گزٹ کینیڈا“ کا نام دے دیا گیا۔اِس کے پہلے ایڈیٹر محترم مبارک احمد خان صاحب مرحوم تھے اور اب 2010ء سے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے ہیں۔

جوبلی تقریبات کی منصوبہ بندی

محترم امیر صاحب کینیڈا کی منظوری سے ادارہ کے اراکین نے گزٹ کی پچاس سالہ جوبلی کی تقریبات کا سلسلہ ترتیب دیا، جو سارے سال پر محیط تھا۔اِن تقریبات کی اجمالی تفصیل درج ذیل ہے:

احمدیہ گزٹ کا پچاس سالہ جوبلی شمارہ

تقریبات کے آغاز میں اظہارِ تشکّر کے طور پر پچاس سالہ جوبلی کا خصوصی شمارہ ماہ جون 2022ء میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔چونکہ جون 1972ء میں پہلی بار یہ شمارہ شائع ہوا تھا اِس اعتبار سے ٹھیک پچاس سال بعد یہ جوبلی نمبر شائع کیا گیا۔

گزٹ کے مدیر اعلیٰ محترم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے جوبلی کی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے ایک خوبصورت لوگو (logo) ڈیزائین کیا۔جو گزشتہ سال جون سے ہر شمارہ کے سرورق کی زینت بنتا چلا آ رہا ہے۔

اِس شمارہ کا نمایاں پہلو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خصوصی پیغام ہے جس

مہمانوں کا ایک منظر

(دائیں سے بائیں طرف) مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب، مکرم شیخ عبدالودود صاحب، مکرم ملک لال خاں صاحب، مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، مکرم مبشر احمد خالد صاحب

میں حضور انور نے گزٹ کے مستقبل کے لئے لائحہ عمل کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ گزٹ کی توجہ کا مرکز نوجوان مطالعہ کرنے والوں کی جانب ہونا چاہئے اور اُن کے ذہنی میلان کے مطابق حکمت عملی تشکیل دینی چاہئے۔

سوصفحات کے اِس شمارہ میں گزٹ کی تاریخ اور اُس کے ارتقاء پر مضامین شامل ہیں۔ اِس کے صفحات کو گزٹ کے ماضی و حال کے نگران اعلیٰ، مدیران، معاونین، گرافک ڈایزئنرز، رضاکاروں، مینیجرز، کمپیوٹر معاونین، پریس فوٹوگرافرز، پرنٹرز اور کئی دیگر احباب کی تاریخی تصاویر اور ماضی میں شائع ہونے والے تاریخی سرورق سے مزیّن کیا گیا ہے۔

جوبلی مشاعرہ

گزٹ کے پچاس سال مکمل ہونے کی یاد میں 9/ستمبر 2022ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ایوانِ طاہر میں ایک خصوصی مشاعرہ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ جس میں اُن شعراء کو حمد و نعت اور خلافت سے اپنی محبت کے اظہار کے موضوع پر اپنا کلام پیش کرنے کی دعوت دی گئی تھی جن کا کلام احمدیہ گزٹ میں شائع ہو چکا ہے۔ 13 شعراء نے اپنا شعری کلام پیش کیا جس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب کی رپورٹ مع تصاویر دسمبر 2022ء میں شائع ہوئی تھی۔

مقابلہ مضمون نگاری

گزٹ کی جانب سے ''خلافت احمدیہ'' کے موضوع پر مضمون نگاری کے مقابلہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس کی تمام تر ذمہ داری مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کے سپرد تھی۔ مقابلہ میں شرکاء کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور اُسی اعتبار سے مضمون کے عنوانات بھی دیئے گئے تھے۔ گروپس کی تفصیلات اور مضمون کے عنوانات درج ذیل تھے:

گروپ A اطفال و ناصرات

- عنوانات
- خلافت کی برکات
- خلافت سے محبت

گروپ B خدام لجنہ اور انصار

- خلافتِ احمدیہ: عالمی بے چینی کا حل
- خلافتِ احمدیہ کی الٰہی تائید
- خلافت کی اطاعت

مضمون نگار کو اردو، انگریزی یا فرنچ میں سے کسی ایک زبان میں لکھنے کی آزادی تھی اور مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ 31/اکتوبر مقرر کی گئی تھی۔ مضمون جمع کروانے کے بعد ہر زبان کے تین علیحدہ علیحدہ منصفوں نے مضامین کے نمبر دیئے۔ ہر منصف نے مضمون کو 100 نمبروں پر جانچا اور پرکھا، اور مجموعی طور پر ہر مضمون کے لئے 300 نمبر تھے۔ اوّل، دوئم اور سوئم درجہ کے لئے بالترتیب 300 ڈالر، 200 ڈالر اور 100 ڈالر کا انعام مقرر کیا گیا تھا۔

تقریب پچاس سالہ احمدیہ گزٹ کا عشائیہ

گزٹ کی 50 سالہ جوبلی کی مرکزی تقریب وہ عشائیہ تھا جو 2/فروری 2023ء جمعرات کی شام ایوان طاہر کے مرکزی

مہمانوں کا ایک منظر

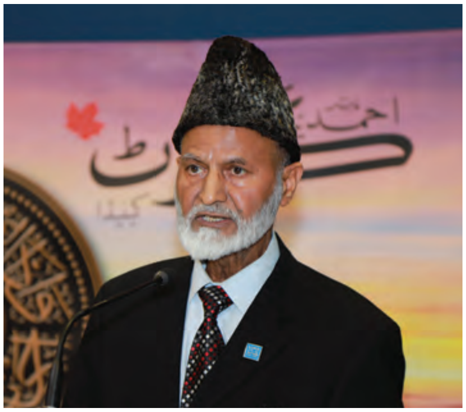

مکرم ملک لال خاں صاحب

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

ہال میں منعقد کیا گیا۔ اور طاہر ہال کو اِس تقریب کے لئے بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ رضا کاروں اور مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے پُر تکلّف انتظام کیا گیا تھا۔ میزوں پر تمام احباب کے لئے گزٹ کا خوبصورت اور رنگین تعارفی کارڈ جس پر پچاس سالہ تاریخ کا خاکہ (timeline) شامل تھا، اور پچاس سالہ جوبلی کا دیدہ زیب پن رکھا ہوا تھا۔ تمام احباب نے تقریب کے لئے اِس خصوصی پِن کو اپنے سینہ کی زینت بنا رکھا تھا۔ اِس عشائیہ میں اڑھائی صد (250) مرد و خواتین سے زائد مہمان شامل ہوئے۔ فالحمدللہ

گزٹ کی اس تاریخی تقریب کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز تھا کہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دخترِ نیک اختر صاحبزادی محترمہ امتہ الجمیل بیگم مدّظلہا ازراہِ شفقت وعنایت اِس تقریب میں شامل ہوئیں۔

ٹھیک سات بجے محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں تقریب کا آغاز مکرم سرمد نوید صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ آپ نے سورۃ القلم کی آیات 1 تا 8 کی تلاوت کی اور ان آیات کا اردو اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ کا خطاب

اس کے بعد گزٹ کے مدیر اعلیٰ و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے احمدیہ گزٹ کینیڈا کا تاریخی سفر سامعین کے گوش گزار کیا۔ آپ نے بتایا کہ سرزمین کینیڈا میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعارف 1899ء میں پہلی بار ایک مشہور اور تاریخی انگریزی اخبار

(The Evening Star Toronto, December 4th, 1899)

میں پیش کیا گیا۔ اس پس منظر کے بعد آپ نے احمدیہ گزٹ کی پچاس سالہ تاریخ کے اوراق پلٹنے شروع کئے اور جستہ جستہ نام لئے اور ماضی کے مدیروں، معاونین، رضا کاروں وغیرہ کی خدمات کا اجمالی ذکر کیا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ آپ کا خطاب مختصر مگر جامع تھا۔

(سامنے دائیں سے بائیں طرف) مکرم شفیق اللہ صاحب، مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب، مکرم شیخ عبدالودود صاحب، مکرم ملک لال خاں صاحب، مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، مکرم مبشر احمد خالد صاحب، مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب

(پیچھے دائیں سے بائیں طرف) مکرم محمد اکرم یوسف صاحب، مکرم محمد موسیٰ صاحب، مکرم حافظ مجیب الرحمٰن احمد صاحب

مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب

مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب

مکرم حافظ مجیب الرحمٰن احمد صاحب

مکرم محمد زکریا ورک صاحب
احمدیہ گزٹ کی پرانی یادیں

مکرم محمد زکریا ورک صاحب احمدیہ گزٹ کے ابتدائی رضا کار ہیں۔1972ء سے آپ اس ادارہ سے منسلک ہیں۔آپ نے اس کے ابتدائی شب وروز پر روشنی ڈالی اور اس کے مختلف تاریخی پہلوؤں سے سامعین کو محظوظ کیا۔آپ نے ابتدائی گزٹ کے وقت کے حالات،مشکلات اور پرانے رضا کاروں کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا۔

مکرم صدر صاحب
مجلس انصار اللہ کینیڈا کا خطاب

مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔اور کہا کہ احمدیہ گزٹ قرآن کریم کی پیش گوئی وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کا مظہر ہے۔پھر آپ نے گزٹ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور اِس تاریخی موقع پر مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب نے مجلس انصار اللہ کینیڈا کی جانب سے ایک یادگاری تختی (plaque) احمدیہ گزٹ کینیڈا کو پیش کی۔

خصوصی پیغام تہنیت

محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کا خصوصی پیغام حافظ مجیب الرحمٰن احمد صاحب نائب مدیر احمدیہ گزٹ نے پڑھ کرسنایا۔محترمہ صدر صاحبہ نے گزٹ کی افادیت پر روشنی ڈالی اور اس میں کام کرنے والوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

تقریب تقسیم انعامات

مہمان مقررین کے بعد مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ نے مضمون نگاری کے مقابلہ جات کے بارہ میں ایک مختصر رپورٹ اور انعام پانے والوں کے نام پڑھ کرسُنائے جو درج ذیل ہیں۔

گروپ الف،انگریزی

محترمہ نبیلہ احمد صاحبہ

محترمہ ملیحہ محسن صاحبہ

مکرم ہاشم شہزاد صاحب

گروپ ب،انگریزی

مکرم فضل مسعود ملک صاحب

مکرم آفتاب احمد صاحب

محترمہ ادیبہ محسن صاحبہ

گروپ ب،اردو

مکرم نصیر الدین بلوچ صاحب

مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب

محترمہ صدف علیم صدیقی صاحبہ

محترم امیر صاحب کینیڈا نے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب کے ہمراہ پوزیشن حاصل کرنے والے مرد حضرات کو انعامات سے نوازا۔جب کہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے خواتین میں انعامات تقسیم کئے۔

نیشنل سیکرٹری صاحب اشاعت
جماعت احمدیہ کینیڈا کا خطاب

مکرم شیخ عبدالودود صاحب نے احمدیہ گزٹ کینیڈا کی طباعت واشاعت،ترسیل کے علاوہ اس کی اہمیت اور افادیت پر ایک جامع مضمون پیش کیا۔

مکرم شیخ عبدالودود صاحب

مکرم مبشر احمد خالدؔ صاحب

محترم امیر صاحب کینیڈا ادارہ کے بعض اراکین اور مہمانوں کے ساتھ

اختتامی خطاب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی خطاب میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کو پچاس سال مکمل کرنے پر دلی مبارکباد دی ۔ اور حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں مستقبل میں مطالعہ کے لئے فعال اور دلچسپ بنانے کی طرف توجہ دلوائی۔ اور اس کے روشن اور تابناک مستقبل کی امید کا اظہار فرمایا۔ فجزاک اللہ احسن الجزاء

اظہارِ تشکر

مکرم مبشر احمد خالد ؔصاحب مینیجر احمدیہ گزٹ کینیڈا نے اس موقع پر پیغامات تہنیت ارسال کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا جن میں محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ، محترمہ سیدہ امۃ النور داؤد صاحبہ ، سابقہ صدور لجنہ اماء اللہ کینیڈا، محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ مدیر اعلیٰ ماہنامہ النور امریکہ قابلِ ذکر ہیں ۔

پھر مکرم خالد صاحب نے احمدیہ گزٹ کے مستقبل کی منصوبہ بندی کا مختصر خاکہ پیش کیا۔ اور اس طویل جدوجہد میں تمام رضا کاروں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے دن رات ایک کرکے گزٹ کی جوبلی کی تقریب کو کامیاب بنانے میں انتھک محنت کی۔ خاص طور پر مکرم نصیر احمد خاں صاحب شعبہ ضیافت، مکرم عزیز اللہ چوہدری صاحب لوکل امیر ، مکرم احسان چیمہ صاحب اور ان سب کی ٹیمیں اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلبا، احمدیہ گزٹ کی ٹیم مع پریس فوٹو گرافرز اور دیگر تمام رضا کاروں کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

خصوصی تشکّر

ہم دل کی گہرائیوں سے صاحبزادی امۃ الجمیل مدّ ظلّہا کے شکر گزار ہیں اور ممنون احسان بھی کہ شدید سردی اور موسم کی خرابی کے باوجود اس تقریب میں تشریف لائیں۔ اور خواتین کے لئے یہ سنہری موقع تھا کہ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کا بابرکت وجود ان کے درمیان تھا چنانچہ وہ ان کے گرد جمع ہو کر اور اپنی عقیدت و ارادت اور محبت کے پھول نچھاور کرنے لگیں، ان سے ڈھیروں دعائیں لیتی رہیں اور اپنے بچوں کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتی رہیں ۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کی مرادیں برلائے ۔

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے کئی ماہ پہلے سے پندرہ روزہ، ہفت روزہ اور بعض دفعہ سہ روزہ میٹنگز شروع کر دی تھیں ۔ اور ہر قدم پر غیر معمولی وقت صرف کیا اور اپنے وسیع تجربے کی روشنی میں ادارہ کی رہنمائی کی۔ اور اسی طرح ادارہ کے تمام اراکین نے انتھک محنت کی جو قابلِ ستائش ہے۔

مکرم عثمان شاہد صاحب سابق ایڈیٹر احمدیہ گزٹ نے بڑی محنت سے تاریخی، معلوماتی اور دستاویزی ویڈیو تیار کی۔ ادارہ کے 35 سال پرانے رکن ہدایت اللہ ہادی ؔ صاحب نے پچاس سال پرانے دوستوں کا کھوج لگایا اور ادارہ کے تمام اراکین کے نام، فون نمبر اور ای میل پتہ جات تلاش کئے اور ان کی فہرست تیار کی تا کہ انہیں دعوت نامے ارسال کئے جا سکیں۔ امر واقع ہے کہ یہ انتہائی مشکل کام تھا۔ اسی طرح پرانی، تاریخی اور یادگاری تصاویر وغیرہ بھی ویڈیو کی تیاری کے لئے فراہم کیں۔

مکرم مبشر احمد خالد ؔصاحب کی گراں قدر اور مسلسل کوششوں کے نتیجہ میں پرانے اور دیگر تمام دوستوں کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ ادارہ کے پچاس سال پرانے دوستوں سے رابطے قائم کرنا کوئی آسان امر نہیں تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے یہ فرض بخوبی نبھایا اور آپ نے دیگر انتظامات میں بھرپور حصہ لیا۔

اسی طرح خاص طور پر مکرم شفیق اللہ صاحب مدیر معاون نے اپنا کام کاج چھوڑ کر، شدید سردی اور برف باری کے باوجود بیسیوں گھنٹے صرف کئے ۔ اور اس تقریب کی زیبائش و آرائش اور ہال کے جملہ انتظامات کو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اختتامی دعا

اظہارِ تشکر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی دعا کرائی اور اس طرح یہ پچاس سالہ احمدیہ گزٹ کی تقریب بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ

عشائیہ

دعا کے بعد احباب و خواتین کی خدمت میں پر تکلف عشائیہ اور کاشمیری چائے پیش کی گئی۔

محترم امیر صاحب کے ساتھ ادارہ کی تاریخی تصاویر کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور تمام دوست احباب آپس میں گھل مل گئے اور ایک دوسرے کو نصف صدی کی تقریب کی مبارک باد دی۔

ایم ٹی اے کینیڈا کے لئے انٹرویوز

ایم ٹی اے کینیڈا کے نمائندہ مکرم باسل رضا بٹ صاحب مربی سلسلہ نے اس موقع پر مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ ، مکرم شیخ عبد الودود صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت، مکرم ہدایت اللہ ہادی ؔصاحب ایڈیٹر اور مکرم مبشر احمد خالد ؔصاحب مینیجر کے احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے انٹرویوز ریکارڈ کئے ۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات، ارشادات اور جملہ توقعات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے اس ترجمان گزٹ کو تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی امور میں بہتر خدمات بجالانے کی توفیق دے اور ادارہ کی مساعی میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں سے نوازے ۔ آمین!

تجارتی سیمینار : شعبہ صنعت وتجارت کینیڈا کی مختصر رپورٹ

نمائندہ خصوصی : مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

21/جنوری بروز ہفتہ 2023ء نماز مغرب وعشاء کے بعد ایوان طاہر کے مرکزی ہال میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ صنعت وتجارت نے کاروباری احباب میں رابطہ بڑھانے اور نئے ضوابط اور مقامی قوانین کے بارہ میں معلومات بہم پہنچانے کے لئے ایک خصوصی سیمینار منعقد کیا۔شعبہ صنعت و تجارت ایسی تقریبات پہلے بھی منعقد کرتا چلا آیا ہے لیکن گزشتہ تین سالوں میں COVID -19 کی وباء کے دوران پابندیوں کے باعث ایسے معلوماتی پروگراموں میں نسبتاً کمی رہی۔اِس سال سیمینار میں موجودہ تجارتی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس شعبہ نے کینیڈا میں تعمیراتی کاموں کے متعلق وکلاء ، رئیلٹرز،بلڈرز، مارٹگیج بروکرز اور بعض دوسرے کاروباری لوگوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو گفتگو کا موضوع بنایا اور متعلقہ ہنرمندوں نے سیمینار میں اپنے تجربات پیش کئے۔

سواچھ بجے مکرم فرحان طارق ملک صاحب نے پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پروگرام جماعت احمدیہ وان اور پیس ویلج کے تعاون سے پیش کیا گیا اور باقی جماعتوں کو بھی ایسے پروگرام منعقد کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔مکرم باسل رضا بٹ صاحب مربی سلسلہ ایم ٹی اے نے سورۃ الشعراء اور سورۃ الجمعہ کی چند آیات کی تلاوت پیش کی،جن کا اردو ترجمہ دانیال خالد صاحب نے اور انگریزی ترجمہ سلطان فاتح صاحب نے پڑھ کرسنایا۔

عوام النّاس اور افرادِ جماعت کو بہتر خدمات کیسے پہنچائی جائیں؟

مکرم کاشف دانش چوہدری صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد نے عوام النّاس تک بہتر خدمات پہنچانے کے لئے دو بنیادی نظریات پر روشنی ڈالی۔سب سے پہلے اسلام کی خوبصورت اور جامع تعلیم جو پندرہ سو سال کی تاریخ پر پھیلی ہوئی ہے،جس نے انسانی زندگی کے تمام علوم میں عملی نمونہ پیش کیا ہے خواہ وہ مذہب ہو،ادبیات ہو،سیاست ہو،سائنس ہو،ریاضی ہو یا تجارت ہو۔مسلمان تاجروں اور کاروباری افراد نے دنیا کی بڑی سے بڑی منڈیوں میں عدل و انصاف اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے دنیا میں لین دین کے ایک نئے مالی نظام کی بنیاد ڈالی۔

اسلام کی تعلیمات نے معاشی نظام کو کامیاب بنانے کا دوسرا بڑا اصول باہمی بھائی چارے کا سکھایا ہے،دنیا کے ہر ملک میں مسلمانوں نے اپنی برادری سے محبت واخوت کا برتاؤ روا رکھا اور باہم اعتماد اور بھروسہ کا رشتہ اپنا کر ایک دوسرے کی مدد کی اور تجارت کی بلندیوں کو چُھو لیا۔

کینیڈا میں بسنے والے احمدی مسلمان کو تجارت میں کامیابی کے لئے جماعت احمدیہ مسلمہ کی تعلیمات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ اور کاروبار کے آغاز سے ہی مثبت بنیادوں پر اعتماد کا رشتہ قائم کرنا چاہئے ، جس میں باہمی ہمدردی بہت اہم عنصر ہے۔ اس لئے آغاز سے ہی جھگڑوں اور پیچیدگیوں سے بچتے ہوئے رواداری کو اپنانا چاہئے،جس کا مظاہرہ ہم اکثر دوسری کمیونیٹیوں میں دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے آباو اجداد نے یہی اصول اپنائے اور اُن کا فائدہ اُٹھایا۔کینیڈا میں احمدی حضرات اِس نہج پر اپنے کاروباری معاملات کو سلجھائیں اور انفرادیت قائم کریں تو بہت جلد ہمارے تاجر پیشہ افراد کی تعداد درجنوں کے بجائے سینکڑوں اور ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے ۔

آخر میں انہوں نے اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ آج کے دور میں جب یہاں مادی وسائل اور ذرائع کی افراط ہے۔ہم اپنے وسائل،اختیارات اور تعلقات کو دوسرے احمدی بھائیوں کی مدد کے لئے استعمال کریں،اسلام اور احمدیت کی ترقی میں حصہ لیں۔

مضمون کے اختتام سے پہلے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سُنایا جس میں حضورؑ فرماتے ہیں کہ اگر تم ایمان دار ہو توشکر کے جذبات سے لبریز ہو کر سجدہ شکر بجا لاؤ کہ تمہیں وہ زمانہ نصیب ہوا ہے جس کے انتظار میں تمہارے آباء واجداد نے زندگیاں گزار دیں۔

احمدی مسلم وکلاء اور قانونی مشیر کاروباری طبقہ کی کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

کاروباری اور تاجر پیشہ احمدی احباب کی احمدی وکلاء اور قانونی مشیر کیسے مدد کر سکتے ہیں اِس مضمون کا احاطہ کرنے کے لئے مکرم بیرسٹر موعود بن طاہر صاحب نے تقریر کی۔انہوں نے سورۃ البقرۃ کی آیات 283 اور 284 کا حوالہ پیش کیا اور بتایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے لین دین کے معاملات کو گواہان کی موجودگی میں تحریری شکل دینے کا بڑا واضح حکم دیا ہے۔اِن آیات میں مالی لین دین کے تمام فریقین کے حقوق وفرائض کھول کر بیان کئے گئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ سارے کینیڈا میں تقریباً 50 وکلاء، پیرالیگل امیگریشن کنسلٹنٹ، فیملی لاء اور کمرشل لاء کے ماہر احمدیہ مسلم لائیرز ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں جو تمام قانونی مسائل کو سلجھانے میں مدد کرسکتے ہیں۔آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی وکلاء ہر شعبہ میں قانونی خدمات اور مشاورت کے لئے موجود ہیں۔اور اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں دنیا کے دو سو سے زائد ممالک میں احمدی وکلاء قانونی تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں اور کینیڈا کے احمدی وکلاء بھی اِسی عالمگیر گروپ کا ایک حصہ ہیں اور قانونی خدمات مہیا کرنے کے لئے ہمہ وقت موجود ہیں۔انہوں نے آخر پر حضور انور کی احمدی وکلاء کے لئے تازہ

ہدایات کو بیان کیا۔

نیشنل سیکرٹری شعبہ صنعت وتجارت کا خطاب

محترم عبد الحلیم طیّب صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں تمام حاضرین، منتظمین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس شعبہ کو کینیڈا کے صنعتی اور تجارتی حلقوں میں خدمات بجا لاتے ہوئے ایک عرصہ ہو رہا ہے پھر بھی اکثر نئے آنے والے یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ شعبہ ہماری مدد کیسے کرسکتا ہے؟ اِس کا آسان جواب تو یہی ہے کہ اِس میں شامل احباب باہمی میل جول اور مشورہ کے ذریعہ ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھائیں، جدید کاروباری علوم سے بہرہ ور ہوں، اخراجات میں کفایت کرکے منافع میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ اِس میدان میں نئے آنے والے نوجوانوں کی مدد کریں، اُنہیں اقتصادی ترقی اور منافع بخش تجارت کے اصول سمجھائیں۔ کینیڈا کے تجارتی طبقہ میں جماعت احمدیہ کے تاجر کی انفرادیت، ایمانداری، عدل و انصاف کے اعلیٰ اصولوں پر عمل کرتے ہوئے دکھائی دیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس سال 75 کینیڈین احمدی ڈاکٹر گریجویشن کے بعد میدان عمل میں آئیں گے۔ اُنہیں نہ صرف اپنے پیشہ میں مہارت کے جوہر دکھانے ہیں بلکہ اپنے اخلاق و آداب، رکھ رکھاؤ اور بات چیت سے معاشرہ میں ایک اعلیٰ مقام پیدا کرنا ہے اور یہی اسلام اور احمدیت کا پیغام ہے۔ یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا نمونہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی آمد کا مقصد ہے۔

نائب امیر صاحب کینیڈا کا اختتامی خطاب اور دعا

مکرم کلیم احمد ملک صاحب نے پروگرام کے آغاز میں تلاوت کی جانے والی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اِس جماعت کو ہمیشہ آسودہ حال رکھے گا۔ مگر یہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روحانی وابستگی قائم رکھنے کی شرط پر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اِس شرط کو مدنظر رکھنا ہوگا اور حضرت شعیب علیہ السلام کے لوگوں کی طرح خدا تعالیٰ کے احکامات سے منہ موڑنے والے نہیں ہوں گے اور ہمیشہ طیّب اور پاک رزق کی طرف قدم بڑھائیں گے۔

آپ نے کہا کہ مجھ سے کوئی شخص جب یہ پوچھتا ہے کہ کاروبار میں کامیابی کا راز کیا ہے تو میرا جواب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کے علاوہ کچھ نہیں۔ ایک سچے احمدی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی یہی تعلیم ہے جو قرآن کریم کی پہلی سترہ آیات میں درج ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ سوال کرنا چاہئے کہ کیا میں سچے احمدی کی شرائط پر پورا اُترتا ہوں؟ آپ نے کہا کہ ہر احمدی کو ہر صبح قرآنِ کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی ہر آیت میں آپ کو اللہ تعالیٰ دکھائی دے گا۔ یقین، ایمان اور توکل ہی کامیابی و کامرانی کی کلید ہے۔

مکرم نائب امیر صاحب کے مختصر خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ پونے آٹھ بجے تک چلتا رہا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی جس کے بعد تقریب میں 200 سے زائد احباب لذیذ عشائیہ سے لطف اندوز ہوئے۔ الحمد للہ!

نوٹ: ادارہ معذرت خواہ ہے کہ اس تقریب کی تصاویر فراہم نہیں ہوسکیں ہیں۔

رمضان تحریک جدید والا اور تحریک جدید رمضان والی ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 1938ء میں فرماتے ہیں:

’’پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والے ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں مَیں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘

(تحریک جدید۔ ایک الٰہی تحریک۔ جلد اول، صفحہ 582)

مرسلہ: مکرم رضوان مسعود میاں صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کینیڈا

بچّوں کا صفحہ

پیارے بچو! اس وقت ہم رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ سے گزر رہے ہیں۔ یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور قرب میں بڑھنے کے لیے ایک کیمپ کی طرح ہے۔ اگرچہ چھوٹے بچوں کو شریعت نے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بچے پھر بھی اس مہینہ میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ صبح صبح اٹھ کر نوافل ادا کر سکتے ہیں، پھر اپنے والدین کے ساتھ سحری کھا سکتے ہیں اور کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مہینہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

بچوں کو روزہ رکھنے کی مشق کرائی جائے

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

”یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بیوقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزہ رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے۔ کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے اُس وقت ان کو روزہ کی ضرور مشق کرانی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ کچھ مشق کرانی چاہئے۔ اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہوجائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت کی عمر ہے۔ مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجازت دی تھی۔ اس عمر میں تو صرف شوق ہوتا ہے۔ اس شوق کی وجہ سے بچے زیادہ روزے رکھنا چاہتے ہیں مگر یہ ماں باپ کا کام ہے کہ انہیں روکیں۔ پھر ایک عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں چاہئے کہ بچوں کو جرأت دلائیں کہ وہ کچھ روزے ضرور رکھیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے رہیں کہ وہ زیادہ نہ رکھیں۔ اور دیکھنے والوں کو بھی اس پر اعتراض نہ کرنا چاہئے کہ یہ سارے روزے کیوں نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر بچہ اس عمر میں سارے روزے رکھے گا تو آئندہ نہیں رکھ سکے گا۔

اسی طرح بعض بچے خلقی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنے بچوں کو میرے پاس ملاقات کے لئے لاتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے حالانکہ وہ دیکھنے میں سات آٹھ سال کے معلوم ہوتے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں ایسے بچے روزوں کے لئے شاید اکیس سال کی عمر میں بالغ ہوں۔ اس کے مقابلہ میں ایک مضبوط بچہ غالباً پندرہ سال کی عمر میں ہی اٹھارہ سال کے برابر ہوسکتا ہے لیکن اگر وہ میرے ان الفاظ ہی کو پکڑ کر بیٹھ جائے کہ روزہ کی بلوغت کی عمر اٹھارہ سال ہے تو نہ وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور نہ خدا تعالیٰ پر بلکہ اپنی جان پر آپ ظلم کرے گا۔“

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت 185)

6 اسلامی مہینوں کے نام تلاش کریں

م	ھ	ل	گ	م	ب	ش	ن	پ
ح	ک	ڈ	ش	و	ھ	ع	ب	ک
ر	ن	ش	ژ	ر	ص	ب	س	ل
م	چ	ک	ط	م	ع	ا	ل	ت
د	ص	ف	ر	ض	گ	ن	ف	ق
و	ق	م	ڈ	ا	ج	ف	ص	ا
ع	ر	ت	ے	ن	ی	ہ	پ	ص
ل	پ	ر	ح	ھ	ج	ک	ل	خ
ڈ	ش	و	ا	ل	غ	ف	د	ظ
ن	ث	ط	چ	ش	ز	ا	س	ض
م	گ	ر	ج	ب	ل	ر	ا	ل

محرم، صفر، رجب، شعبان، رمضان، شوال

کوئز؟

1 : بچوں کو کس عمر میں روزہ رکھنا چاہیے؟

2 : رمضان میں قرآن کریم کیوں زیادہ پڑھنا چاہیے؟

3 : حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے پہلا روزہ کس عمر میں رکھا؟

ماہ فروری 2023ء کے شمارہ میں شائع ہونے والے کوئز کے جوابات درج ذیل 5 بچوں کی طرف سے موصول ہوئے:

نورین انور، مبارز انور، سیسکاٹون ساؤتھ۔ اریج عمران، ویسٹن ازلنگٹن۔ اشعر چراغ ڈوگر، ٹیمپل۔ اریب احمد، سرے ساؤتھ برٹش کولمبیا

Image by Freepik

بقیہ از رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت مہینہ میں صدقہ وخیرات اور دیگر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین

بقیہ از روزہ لمبی عمر کا راز اور کینسر سمیت کئی بیماریوں کا علاج

What won the Japanese scientist, Dr. Yoshinori Ohsumi, the 2016 Nobel Prize is his discovery of the mechanisms involved in the cellular process called autophagy.

یعنی طب کے میدان میں امسال کا نوبل انعام جیتنے والے سائنسدان نے تحقیق سے ثابت کر دیا ہے کہ روزے صحت کے لیے مفید ہیں۔ جاپانی سائنسدان ڈاکٹر یوشینوری کو آٹوفیجی (Autophagy) کا خلیاتی نظام دریافت کرنے پر نوبیل انعام سے نوازا گیا ہے۔

فاقہ کشی (fasting) کے انسانی صحت پر مثبت اثرات اور آٹوفیجی (Autophagy) کی دریافت ایک حیرت انگیز سائنسی حقیقت ہے۔ کم کھانا اور بارہ گھنٹے یا اس سے زائد وقت کے لیے مسلسل بھوکے رہنا انسان کی تنومندی اور صحت کے لیے اس قدر مفید ہوسکتا ہے، گذشتہ صدیوں کے انسانوں کے لیے اس کا تصور بھی محال تھا۔

روزہ سنت ابرار اور اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور مقربین کا وصف کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس بدنی عبادت کا حفظان صحت کا پہلو نہایت ایمان افروز اور خدا تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے پر ایک زبردست سائنسی دلیل ہے۔ آٹوفیجی (Autophagy) کے عمل پر ہونے والی مزید تحقیقات یہ ثابت کر رہی ہیں کہ فاقہ کشی (Fasting) سے بہت سے دماغی امراض کا علاج بھی ممکن ہے، گویا روزہ دماغی قوت کے حصول کے لیے بھی ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پہلو سے رمضان کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لیے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیِ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیِ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔“

(ملفوظات۔جلد، چہارم، صفحہ 256)

ایک اور موقع پر آپؑ نے فرمایا:

”کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے...روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیض یاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔“

(تقاریر جلسہ سالانہ 1904ء، صفحہ 20-21)

*****

اظہارِ خوشنودی

مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے بنام محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا تحریر فرماتے ہیں:

آپ کا مرسلہ احمدیہ گزٹ کینیڈا موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اس میگزین سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کا اندازہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑے منظم طور پر اور ترقی میں آگے بڑھ رہی ہے۔ ماشاء اللہ اللہ تعالیٰ جماعت کو مزید ترقیات عطا فرمائے اور آپ کی مساعی میں برکت بخشے۔ آمین

میری طرف سے تمام کارکنان کی خدمت میں سلام عرض کر دیں اور دعا کی درخواست بھی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کا حامی وناصر ہو اور سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین!

کیجیے برکینا فاسو کے شہیدوں کو سلام

کیجیے برکینا فاسو کے شہیدوں کو سلام
راہِ حق کے ان سجیلے شہسواروں کو سلام
دیں کی خاطر مسکرا کر شان سے قرباں ہوئے
حوصلے اور استقامت کے مناروں کو سلام
یاد کابل کے شہیدوں کی ہے زندہ ہو گئی
آسمانِ احمدیت کے ستاروں کو سلام
آج سے تم بن گئے تاریخ کے انمٹ نشاں
ارضِ افریقہ کے پیاروں ماہ پاروں کو سلام
کلمۂ توحید کی ناموس پر جاں وار دی
صحن بیت اللہ میں بہتے خوں کے دھاروں کو سلام

(محترم عطاء المجیب راشد صاحب)

”نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تا کہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو۔ اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت آجاتا ہے کہ انقطاعِ کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 11۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

محترمہ منورہ سلطانہ صاحبہ

14/دسمبر 2022ء کو محترمہ منورہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم ربوہ میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مسجد دارالیمن میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور اسی روز قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی گئی۔ مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ساری عمر قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے میں گزاری۔ دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ محبت وعشق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عبدالقدیر صاحب ربوہ، مکرم صغیر احمد صاحب امریکہ، تین بیٹیاں محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ اہلیہ مکرم سہیل اقبال صاحب ربوہ، محترمہ امۃ الصبور صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد صاحب ربوہ، محترمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید گوندل صاحب معلم اوکاڑہ، محترمہ زکیہ اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب جو شعبہ تعلیم القرآن کے تحت بچیوں کو باقاعدہ قرآن مجید پڑھاتی ہیں، یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم نائل احمد سنوری صاحب

11/جنوری 2023ء کو مکرم نائل احمد سنوری صاحب ابن مکرم مجید احمد سنوری صاحب ورجینیا، امریکہ میں 28 سال کی عمر میں اچانک اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کہ کفِ دست ساقی چھلک پڑا۔ 16/جنوری کو آپ کی نماز جنازہ مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ امریکہ میں مکرم امام سلمان طارق صاحب نے نماز ظہر کے بعد پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میری لینڈ میں تدفین کے بعد مکرم امام صاحب نے ہی دعا کرائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ دیگر اعزا واقارب جو لندن، کینیڈا اور امریکہ کے دیگر شہروں سے آئے ہوئے تھے، شریک ہوئے۔ 27/جنوری کو مقامی طور مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ مرحوم نیک، صالح، خوش اخلاق، ملنسار، اور فدائی سلسلہ وخلافت نوجوان تھے۔ نوجوان مرحوم، مکرم الحاج مسعود احمد خورشید سنوری صاحب مرحوم کراچی کے پوتے، حضرت الحاج مولوی قدرت اللہ سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے اور مکرم رشید احمد نذیر صاحب یوکے کے نواسے اور مکرم مولانا نذیر علی صاحب مرحوم مشنری انچارج ویسٹ افریقہ کے پڑنواسے تھے۔ نیز مکرم منیر احمد خورشید صاحب بریمپٹن کے بھتیجے تھے۔

مکرم سید نفیس بخاری صاحب

11/جنوری 2023ء کو مکرم سید نفیس بخاری صاحب ابن مکرم الحاج سید محمد سعید سلیم صاحب لاہور، نیوجرسی امریکہ میں 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 16/جنوری کو آپ کی نماز جنازہ مسجد بیت الہادی میں نماز عشاء کے بعد مکرم امام صاحب نے پڑھائی جس میں مقامی احباب جماعت کے علاوہ دیگر شہروں سے آئے ہوئے اعزاء واقارب شریک ہوئے۔ اگلے روز گرین فاریسٹ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امام صاحب نے ہی دعا کرائی۔ 27/جنوری کو مقامی طور مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ مرحوم نے لمبا عرصہ ابوظہبی کی فوج میں کام کیا اور وہیں اپنی فیملی کے ساتھ مقیم رہے۔ اور کئی بار حج کا فریضہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح انہیں اپنے والدین کو بھی ایک سے زائد بار حج ادا کروانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ نوے کی دہائی میں امریکہ آئے۔ آپ کو میری لینڈ کی جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اپنے خاندان کے شجرہ نسب اور دیگر تاریخی واقعات کے بارہ میں بہت معلومات تھیں۔ مرحوم نہایت مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور منکسر المزاج تھے۔ خلافت کے ساتھ صدق ووفا کا گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹے مکرم زید بخاری صاحب نیوجرسی، مکرم سید وحید بخاری سیاٹل، مکرم سید خالد بخاری، دو بیٹیاں محترمہ سیدہ ثمائلہ ارم رشید بخاری صاحبہ اور محترمہ سیدہ نوشابہ رشید بخاری صاحبہ کراچی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے تین بھائی مکرم سید انیس بخاری صاحب یوکے، مکرم سید عقیل احمد بخاری صاحب ٹرانٹو، مکرم سید ادریس احمد بخاری صاحب امریکہ، مکرم سید ولید احمد بخاری صاحب جرمنی، دو بہنیں محترمہ سیدہ روبینہ بخاری صاحبہ امریکہ اور محترمہ سیدہ ثمینہ نوحی بخاری صاحبہ کراچی شامل ہیں۔ مرحوم کے بعض اور اعزاء واقارب بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔ مرحوم، ہدایت اللہ ہادی ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ماموں زاد تھے۔

مکرم داؤد احمد صاحب

19/جنوری 2023ء کو مکرم داؤد احمد صاحب پیس ویلج سینٹر ویسٹ 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق اور ملنسار تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نصرت داؤد صاحبہ، دو بیٹے مکرم شہریار احمد صاحب، مکرم عمار احمد صاحب، ایک بیٹی محترمہ شاہ بانو احمد صاحبہ پیس ویلج یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ نسیمہ روحی صاحبہ

19/ جنوری 2023ء کو محترمہ نسیمہ روحی صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد گھمن صاحب بریمپٹن ایسٹ 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، مہمان نواز، دعاگو خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں شوہر مکرم عزیز احمد گھمن صاحب اور دو بیٹے مکرم شکیل احمد گھمن صاحب بریمپٹن ایسٹ اور مکرم عتیق احمد گھمن صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

یاد رہے کہ مکرم داؤد احمد صاحب اور محترمہ نسیمہ روحی صاحبہ کی نماز جنازہ 20/ جنوری کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اگلے روز 21/ جنوری کو نیشنل قبرستان میں دونوں کی تدفین کے بعد مکرم امتیاز احمد سرا صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مکرم فہیم الدین چوہدری صاحب

25/ جنوری 2023ء کو مکرم فہیم الدین چوہدری صاحب مسس ساگا نارتھ 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 27/ جنوری کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اس کے فوراً بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عبدالماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق اور ملنسار تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فرحانہ چوہدری صاحبہ، ایک بیٹا مکرم عفان چوہدری صاحب، تین بیٹیاں محترمہ ندا چوہدری صاحبہ مسس ساگا نارتھ، محترمہ سدرہ چوہدری صاحبہ وان، محترمہ مریم چوہدری صاحبہ بریمپٹن، تین بھائی مکرم اظہر احمد صاحب مسس ساگا نارتھ، مکرم فلاح الدین پاکستان، مکرم فتین سہیل صاحب یوکے اور ایک ہمشیرہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کیلگری یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر شمیم ملک صاحبہ

27/ جنوری 2023ء کو محترمہ ڈاکٹر شمیم ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مقصود احمد صاحب شہید بریمپٹن ایسٹ جماعت 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 31/ جنوری کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اس کے فوراً بعد نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، مہمان نواز تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم ڈاکٹر سہیل مقصود صاحب امریکہ، چار بیٹیاں محترمہ انجم ناہید صاحبہ وان، محترمہ شہلا ظفر صاحبہ ٹرانٹو، محترمہ ڈاکٹر فوزیہ مقصود صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، محترمہ اسماء نوید صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ اور تین بھائی مکرم طاہر احمد ملک امیر جماعت احمدیہ لاہور، مکرم اعجاز احمد ملک صاحب امریکہ اور مکرم ڈاکٹر طارق حبیب ملک صاحب وان یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ راشدہ بی بی صاحبہ

31/ جنوری 2023ء کو محترمہ راشدہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم صادق محمد صاحب ٹرانٹو ویسٹ جماعت 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ یکم/ فروری کو مسجد بیت الحمد میں نماز مغرب کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 2 فروری کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب لوکل امیر ٹرانٹو ویسٹ نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، مہمان نواز اور ملنسار تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں شوہر مکرم صادق محمد صاحب چار بیٹے مکرم رمضان ساجد محمد صاحب، مکرم عمران محمد صاحب، ٹرانٹو ویسٹ، مکرم حنیف محمد صاحب، مکرم رفیق محمد صاحب جرمنی، پانچ بیٹیاں محترمہ شمیم اختر صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ، محترمہ نرگس بی بی صاحبہ یوکے، محترمہ صوفیہ بانو صاحبہ، محترمہ نسرین اختر صاحبہ پاکستان اور محترمہ پروین اختر نیدرلینڈ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم وسیم احمد صاحب

4/ فروری 2023ء کو مکرم وسیم احمد صاحب مسس ساگا جماعت 49 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 5/ فروری کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اگلے روز بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق اور ملنسار تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نازیہ احمد صاحبہ دو بیٹے مکرم زیان احمد صاحب، مکرم رومان احمد صاحب، ایک بیٹی محترمہ راوین احمد صاحبہ اور ایک بھائی مکرم محمود احمد صاحب مسس ساگا یادگار چھوڑے ہیں۔

یاد رہے کہ حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد وضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ واقارب نے ہی شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے
(درِّثمین اردو)